## قنفذ کا حکم

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قنفذ احناف کے ہاں حلال ہے یا حرام؟ اور کس کتاب میں یہ مسئلہ مذکور ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: نظر محمد لاہور صوابی......۶/مارچ ۱۹۸۶ء

**الجواب:** واضح رہے کہ قنفذ احناف کے نزدیک مکروہ ہے، کما فی الهندية ۵: ۳۲۱ ﴿۱﴾ والفقه على المذاهب الأربعة ﴿۲﴾ وغیرہ ﴿۳﴾ لیکن مشکل یہ ہے کہ قنفذ "شیشکی" کو کہا جاتا ہے یا "شکونڑ" کو، عجائب المخلوقات ﴿۴﴾ اور حیات الحیوان کو مراجعت کرنے

---

(بقیہ حاشیہ) والشافعی والثوری وأحمد ...... وقال ابن بطال وذهب الأوزاعی ومكحول وفقهاء الشام إلى جواز أكل ما قتل بالمعراض خزقه أو لم يخزق وكان أبو الدرداء وفضالة بن عبيد لا يريان به بأسًا.

(عمدة القاری ۲۱: ۹۳، ۹۴ باب صيد المعراض، كتاب الذبائح والصيد)

﴿۱﴾ فی الهندية: وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفأر والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ولا خلاف فی حرمة هذه الأشياء إلا فی الضب.

(فتاوی هندية ۵: ۲۸۹ كتاب الذبائح: الباب الثانی فی بيان ما يؤكل من الحيوان)

﴿۲﴾ قال العلامة عبد الرحمٰن الجزيری رحمه الله تعالى: الحنفية والحنابلة قالوا يحرم أكل القنفذ صغيره وكبيره.

(كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۲: ۸ كتاب الحظر والاباحة، مبحث ما يمنع أكله وما يباح)

﴿۳﴾ قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: ولا يحل ذوناب ...... ولا الحشرات واحدها حشرة بالتحريك فيهما: كالفارة......والقنفذ. (رد المحتار ۵: ۲۱۴ كتاب الذبائح)

﴿۴﴾ فی عجائب المخلوقات: (قنفذ) الحيوان الذی...... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سے مظنون اول الذکر ہے ﴿۱﴾۔ واللہ الموفق

## قنفذ کا مصداق شیشکی ہے یا سیہ (شکونڑ)

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قنافذ کے بارے میں ہمارے ہاں اختلاف ہے، اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور قنفذ میں یہاں دو قسم ہیں، ایک کو ہم "سیجھائے" کہتے ہیں، دوسرے کو، جو ذرا بڑا ہوتا ہے، اس کو "شکونڑ" کہتے ہیں؟ واضح فرمائیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد دین غزنی خیل لکی مروت......۱۹/محرم ۱۴۰۴ھ

**الجواب:** کتب فقہ (بدائع ﴿۲﴾، الفقہ علی المذاهب

---

(بقیہ حاشیہ) يقال له بالفارسية خاربشت سلاحه على ظهره وهو الشوك الذى عليه ويقنع بحيث لا يبين من أطرافه شيء......قالوا أى موضع أراد أن يرمى إليه الشوكة من شوكه يرميه كرمى النشاب ولا يخطى شيئاً فتمرّ الشوكة كمرّ السهم المسدد وتثبت فيه.

(عجائب المخلوقات على هامش حيوة الحيوان ۲: ۳۵۷-۳۵۹ ناشر عبد المجيد أحمد حنفى بشارع الحسينى رقم ۱۸)

﴿۱﴾ قال العلامة الدميرى رحمه الله تعالى: القنفذ (سیہی، خاربشت) یہ ایک خشکی کا جانور ہے، سیہی سانپوں کو بہت شوق سے کھاتی ہے اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اگر سانپ کبھی اس کو ڈس لیتا ہے تو یہ صعتر برگ (پودینہ) کھا کر شفایاب ہو جاتی ہے، قنفذ کی دو اقسام ہیں، ایک تو وہ ہے جس کو "قنفذ" کہتے ہیں، یہ مصر میں پائی جاتی ہے اور چوہے کے برابر ہوتی ہے اس کی دوسری قسم "دلدل" کہلاتی ہے اور یہ شام وعراق میں پائی جاتی ہے اور یہ کلب قلطی کے برابر ہوتی ہے، ان دونوں میں وہی نسبت ہے جو چوہے اور گھونس میں (بڑا چوہا) ہوتی ہے، سیہی کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں۔ (حيوة الحيوان ۲: ۵۶۷، القنفذ)

﴿۲﴾ وفى البدائع: وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفار والقراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ولا خلاف فى حرمة هذه الأشياء إلا فى الضب.

(بدائع الصنائع ۴: ۱۴۶، كتاب الذبائح والصيود)

الأربعة ﴿۱﴾ وغیرهما) ﴿۲﴾ میں قنافذ کی حرمت مصرح ہے، البتہ یہ مسئلہ زیر غور ہے کہ یہ جانور جس کو افاغنہ "شکونڑ" کہتے ہیں یہ قنفذ ہے یا نہیں تو حیاۃ الحیوان کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ قنفذ "شیشکی" کو کہا جاتا ہے نہ کہ "شکونڑ" کو ﴿۳﴾۔ وهو الموفق

## قنفذ (شیشکی) حرام اور شکونڑ حلال ہے

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک جانور جس کا نام "سیہ" ہے اور پشتو نام "شکونڑ" ہے لوگ اس کو کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شکونڑ کا گوشت حلال ہے اور ہم کہتے ہیں کہ مردار ہے، ساتھ ساتھ پشتو کا مثل بھی مشہور ہے کہ (شکونڑ حلال دے خورنگ ئے دمردار دے) براہ کرم اس کی وضاحت فرمائیں؟ بینوا توجروا

المستفتی: سید عمر خان اے ایس سی سنٹر نوشہرہ.......۱۹۸۵ء/۷/۹

﴿۱﴾ قال العلامة عبد الرحمٰن الجزیری رحمه الله تعالیٰ: الحنفیة والحنابلة قالوا یحرم أکل القنفذ صغیره وکبیره.

(کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة ۲: ۸ کتاب الحظر والإباحة، مبحث ما یمنع أکله وما یباح)

﴿۲﴾ قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: ولا یحل ذوناب.....ولا الحشرات واحدها حشرة بالتحریک فیهما: کالفارة......والقنفذ. (ردّ المحتار ۵: ۲۱۴، کتاب الذبائح)

﴿۳﴾ قال العلامة کمال الدین الدمیری رحمه الله تعالیٰ: سیہی خار پشت قنفذ قاء پر ضمہ اور فتحہ دونوں مستعمل ہیں، یہ ایک خشکی کا جانور ہے،..........سیہی سانپوں کو بہت شوق سے کھاتی ہے اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا، اگر سانپ کبھی اس کو ڈس لیتا ہے تو یہ صعتر برگ (پودینہ) کھا کر شفایاب ہو جاتی ہے، قنفذ کی دو قسمیں ہیں، ایک تو وہ ہے جس کو "قنفذ" کہتے ہیں یہ مصر میں پائی جاتی ہے اور چوہے کے برابر ہوتی ہے، اس کی دوسری قسم "دلدل" کہلاتی ہے اور یہ شام اور عراق میں پائی جاتی ہے اور یہ کلب قلطی کے برابر ہوتی ہے ان دونوں قسموں میں وہی نسبت ہے جو چوہے اور گھونس میں ہوتی ہے، سیہی کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں۔

(حیوۃ الحیوان اُردو ۲: ۵۶۷ بحث القنفذ)

**الجواب:** احناف کے نزدیک قنفذ مکروہ ہے ﴿۱﴾ البتہ یہ امر قابل غور ہے کہ یہ جانور جس کو پشتو میں ''شکونڑ'' کہا جاتا ہے یہ قنفذ ہے یا نہیں، پس جن علماء نے اس کو قنفذ قرار دیا ہے ان کے نزدیک ''شکونڑ'' حرام ہے ﴿۲﴾ اور جن علماء نے ''ھیشکی'' کو قنفذ کہا ہے تو ان کے نزدیک ''ھیشکی'' حرام اور ''شکونڑ'' حلال ہے، والظاهر من عبارة حيوة الحيوان الثاني دون الأول فليراجع ﴿۳﴾. واللہ اعلم

## شکونڑ میں جانور کی حرمت کے اسباب موجود نہیں

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک حیوان جس کو ''شکونڑ'' کہتے ہیں، حلال ہے یا حرام؟ بعض لوگ فرق کرتے ہیں کہ جس میں اوجھڑی ہو، اس کا حکم الگ ہے اور جس میں اوجھڑی نہ

---

﴿۱﴾ فی الاختیار: وهی الحشرات كالفارة والوزغة واليربوع والقنفذ والحية ونحوها لأن جميع ذلک من الخبائث فيحرم لقوله تعالى: ويحرم عليهم الخبائث.

(الاختيار لتعليل المختار ۵:۱۷، كتاب الذبائح)

﴿۲﴾ قال العلامة رشيد أحمد: سوال: قنفذ یعنی سیہ، جس کے جسم پر لمبے لمبے کانٹے ہوتے ہیں، حلال ہے یا حرام؟ درحقیقت اس میں حرام ہونے کی وہ شرائط نہیں پائی جاتیں جو کتب فقہ میں مذکور ہیں۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب: سیہ خبائث میں سے ہونے کی وجہ سے حرام ہے، آپ کی نظر میں حرمت کی وہ کونسی علامت ہے جو نیولا وغیرہ میں پائی جاتی ہے مگر سیہ میں نہیں؟ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

(أحسن الفتاوى ۷:۴۰۵ كتاب الصيد والذبائح)

﴿۳﴾ قال العلامة كمال الدين الدميري رحمه الله تعالى: یہی خار بشت قنفذ فاء پر ضمہ اور فتحہ دونوں مستعمل ہیں، یہ ایک خشکی کا جانور ہے، یہی سانپوں کو بہت شوق سے کھاتی ہے اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا، اگر سانپ کبھی اس کو ڈس لیتا ہے تو یہ صعتر برگ (پودینہ) کھا کر شفایاب ہو جاتی ہے، قنفذ کی دو قسمیں ہیں، ایک تو وہ ہے، جس کو ''قنفذ'' کہتے ہیں یہ مصر میں پائی جاتی ہے،.......(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہو، اس کا حکم الگ ہے، جواب تفصیل سے ارشاد فرمائیں تاکہ ہمارا نزاع ختم ہو جائے؟ بینوا توجروا
المستفتی: شفیق الرحمن معلم حقانیہ مقام لاہور

**الجواب:** قنفذ (شیشکی) حرام ہے کیونکہ حیوان مردار خور ہے، نیز حشرات الارض اور ہوام الارض میں سے ہے، کما فی الهندية ٥: ٣٢١ ،وجميع الحشرات وهوام الارض من الفار والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ﴿١﴾ اور (شکونڑ) حلال ہے، اس لئے کہ یہ گھاس وغیرہ کھاتا ہے، نہ مردار خور ہے اور نہ حشرات الارض میں سے ہے، حدیث اور فقہ میں اس کے متعلق کوئی تصریح نہیں، پس یہ حلال ہے، والأصل في الاشياء الإباحة ﴿٢﴾ وقال ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنه : ما أحل فهو حلال وما حرم فهو حرام وما سكت عنه فهو عفو (أبوداؤد) ﴿٣﴾. وهو الموفق

## شکونڑ کو قنفذ کبیر اور شیشکی کو قنفذ صغیر کہنا غلط ہے

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ سیہی کا گوشت جس کو عربی میں قنفذ کہا

---

(بقیہ حاشیہ) اور چوہے کے برابر ہوتی ہے، اس کی دوسری قسم "دلدل" کہلاتی ہے اور یہ شام اور عراق میں پائی جاتی ہے، اور یہ کلب قلطی کے برابر ہوتی ہے، ان دونوں میں وہی نسبت ہے جو چوہے اور گھونس میں ہوتی ہے، سیہی کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں۔ (حیوة الحیوان أردو ٢: ٥٦٧ بحث القنفذ)

﴿١﴾ (فتاوى هندية ٢: ٢٨٩، كتاب الذبائح، الباب الثانى فى بيان ما يؤكل من الحيوان الخ)

﴿٢﴾ قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : أقول وصرّح فى التحرير بأن المختار أن الأصل الإباحة عند الجمهور من الحنفية والشافعية وتبعه تلميذه العلامة قاسم ،وجرى عليه فى الهداية من فصل الحداد، وفى الخانية من أوائل الحظر والإباحة .
(رد المحتار ١: ٧٧، أركان الوضوء أربعة : مطلب المختار أن الأصل فى الأشياء الإباحة)

﴿٣﴾ (سنن أبى داؤد ٢: ٥٣٩ كتاب الأطعمة : باب مالم يذكر تحريمه)

جاتا ہے، فارسی میں وہ "خارپشت" اور پشتو میں غالباً "شکونڑ" کہا جاتا ہے، حلال ہے یا حرام؟ بینوا توجروا

المستفتی: شفیع الرحمن جدون صوابی.......۱۹۸۷ء/۹/۲۸

**الجواب:** قانفذ خواہ چھوٹے ہوں یا موٹے، فقہاء احناف کے نزدیک مکروہ ہیں، کما فی الهندية ﴿۱﴾ والفقه على المذاهب الأربعة ﴿۲﴾ وغيرهما ﴿۳﴾ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اختلاف اس کے مصداق کے متعلق ہے کہ قنفذ شکونڑ کو کہا جاتا ہے یا شیشکی کو، اور یہ دونوں جدا جدا انواع ہیں، ان میں شکونڑ کو قنفذ کبیر کہنا اور شیشکی کو قنفذ صغیر کہنا غلطی ہے، البتہ عجائب المخلوقات ﴿۴﴾ وغیرہ

﴿۱﴾ في الهندية: وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفأرة والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء إلا الضب.

(فتاوى هندية ۲:۲۸۹ كتاب الذبائح: الباب الثاني في بيان ما يؤكل من الحيوان)

﴿۲﴾ قال العلامة عبد الرحمن الجزيري رحمه الله تعالى: الحنفية والحنابلة قالوا يحرم أكل القنفذ صغيره وكبيره.

(كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۲:۸ كتاب الحظر والإباحة مبحث ما يمنع أكله وما يباح)

﴿۳﴾ قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: ولا يحل ذو ناب ...... ولا الحشرات واحلها حشرة بالتحريك فيهما: كالفارة .. والقنفذ.(رد المحتار ۲:۲۱۴ كتاب الذبائح)

﴿۴﴾ في عجائب المخلوقات: (قنفذ) الحيوان الذي يقال له بالفارسية خارپشت سلاحه على ظهره وهو الشوك الذي عليه ويتقنع بحيث لا يبين من أطرافه شيء...... قالوا أي موضع أراد أن يرمي إليه الشوكة من شوكه يرميه كرمي النشاب ولا يخطى شيئاً فتمرّ الشوكة كمرّ السهم المسدد وتثبت فيه.

(عجائب المخلوقات على هامش حيوة الحيوان ۲:۳۵۷، ۳۵۹، ناشر، عبد الحميد أحمد حنفي بشارع الحسيني رقم ۱۸)

کو مراجعت کرنے سے، نیز منجد ﴿۱﴾ کی تصاویر کو مراجعت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قنفذ ھیشکی کو کہا جاتا ہے، اور ھیشکی کی تمام اصناف مکروہ ہیں، وامّا الأول فحلال ﴿۲﴾ لحدیث ابی داؤد وما سکت عنہ فھو عفو ﴿۳﴾ ھذا ما عندی ولعل عند غیری احسن منہ ۔ وھو الموفق

## سیہ (شکونڑ) کی حلت پر دوبارہ استفسار

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قنفذ کے متعلق آپ سے استفتاء کیا تھا، آپ نے قنفذ کبیر کے متعلق حلال ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا تھا، ہمارے علاقہ کے علماء نے اس کی مخالفت کی ہے، میں نے تحقیق شروع کردی، حیات الحیوان میں لکھا ہے: القنفذ صنفان کبیر و صغیر ۔ پھر دونوں کی تعریف کے بعد لکھا ہے: واما الحکم فحلال عند الشوافع وحرام عند ابی حنیفة اور الفقہ علی المذاھب الأربعة میں لکھا ہے: القنفذ حلال صغیر و کبیر ۔ پھر نیچے لکھا ہے: القنفذ حرام صغیر و کبیر عند ابی حنیفة واحمد رحمھما اللہ تعالیٰ. بینوا توجروا

المستفتی: عبدالمتین بنوی سابق معلم حقانیہ.......۱۹۸۷ء/۹/۲۸

---

﴿۱﴾ قنفذ کی تصویر منجد میں ص ۶۶۱ پر ہے، اور تعریف یوں کی ہے: القنفذ، ج قنافذ . دویبة من فصیلة القنفذیّات أعلاھا مغطّی بریش حادّ تقی بہ نفسھا إذ تجتمع مستدیرة تحتہ وتسدّد عند ما تکون مھدّدة تختبئ فی النھار وتکثر الذھاب والإیاب فی اللیل ، توجد منھا أنواع عدیدة .
(المنجد ص ۶۵۸ طبع انتشارات بلاغت دارالعلم)

﴿۲﴾ قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ : أقول وصرح فی التحریر بأن المختار أن الأصل الإباحة عند الجمھور من الحنفیة والشافعیة وتبعہ تلمیذہ العلامة قاسم. وجری علیہ فی الھدایة من فصل الحداد وفی الخانیة من أوائل الحظر والاباحة .
(رد المحتار ۱:۷۷، أرکان الوضوء أربعة ،مطلب المختار أن الأصل فی الاشیاء الإباحة)

﴿۳﴾ (سنن أبی داؤد ۲: ۵۳۹، کتاب الأطعمة . باب ما لم یذکر تحریمہ)

**الجواب:** واضح رہے کہ قنافذ تمام کے تمام حرام ہیں، فتاویٰ عالمگیری ۵: ۳۲۱ ﴿۱﴾ وغیرہ ﴿۲﴾ میں حرمت پر تصریح کی گئی ہے، علماء کا اختلاف اس میں ہے کہ یہ مخصوص حیوان جس کو سلیمانی لوگ "شکونڑ" کہتے ہیں، یہ قنفذ ہے یا نہیں تو جو حضرات اس کو قنفذ کبیر کہتے ہیں وہ حرمت کے قائل ہیں اور جو اس کو قنفذ قرار نہیں دیتے صرف اس وجہ سے کہ اس کا عربی نام نامعلوم ہے، مسامحۃً قنفذ سے تعبیر کرتے ہیں تو وہ حل کے قائل ہیں اور مجھے قول ثانی راجح معلوم ہوتا ہے ﴿۳﴾، کیونکہ قنفذ کے متعلق منجد میں مسطور ہے: دویبّة

---

﴿۱﴾ في الهندية: وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفار والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء إلا الضب.

(فتاوى هندية ۵: ۲۸۹ كتاب الذبائح، الباب الثاني في بيان ما يؤكل من الحيوان)

﴿۲﴾ قال العلامة عبد الرحمن الجزيرى رحمه الله تعالى: الحنفية والحنابلة قالوا يحرم أكل القنفذ صغيره وكبيره.

(كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۲: ۸ كتاب الحظر والإباحة، مبحث ما يمنع أكله وما يباح)

﴿۳﴾ وفي حاشية السراجية: ورد النهي عن أكل القنفذ في سنن أبي داؤد (۲: ۱۷۶، باب في أكل الحشرات) من حديث أبي هريرة رضي الله تعالى عنه ولا شك أنه حرام فإنه ذوناب من هوام الأرض على قدر الفارة ويقتل الحمامة ويشرب دمه فظهر بهذا أن فيه صفات السباع. وهناك حيوان آخر يقال له الدُلدُل، لم يتعرض لذكره فقهائنا، وفي كتب اللغة والمعاجم جعلوه من أقسام القنافذ، فقال في الصحاح ۴: ۱۶۹۹، والدُلدُل عظيم القنافذ، لكن قال بعض علماء باكستان وافغانستان: الدُلدُل حيوان آخر وليس من أقسام القنافذ ولا بأس بأكله، ثم ذكروا بينه وبين القنفذ عدة فروق بينة، وبعضها كما يلي: (۱) القنفذ يأكل الأقذار والحشرات والدُلدُل الكلأ والعُشب. (۲) القنفذ ذوناب قاتل الهوام يشرب دم الطيور الصغيرة ولا يوجد في الدُلدُل شيء منها...... (بقيه حاشيه اگلے صفحه پر)

اعلاها مغطى بريش حادّ...... تقى به نفسها إذ تجتمع مستديرًا تحته وتوجد منها أنواع عديدة ص ۲۹۹ ﴿۱﴾ وفى حياة الحيوان ۲:۲۶۵، هو مولع بأكل الأفاعى ﴿۲﴾ اور آپ نے جو عبارت لکھی ہے وہ حیات الحیوان میں نہیں ہے، اس کتاب میں عبارت یہ ہے: وهو صنفان قنفذ يكون بأرض مصر قدر الفار ودلدل يكون بأرض الشام والعراق بقدر الكلب القلطى والفرق بينهما بين الجرذ والفار ﴿۳﴾ اور عجائب المخلوقات میں مسطور ہے (قنفذ) الحيوان الذى يقال له بالفارسية خاربشت سلاحه على ظهره وهو الشوك الذى عليه ويقنع بحيث لايبين من أطرافه شيئ (الى أن قال) قالوا...... اى موضع أراد أن يرمى إليه شوكة من شوكه يرميه كرمى النشاب ولا يخطى شيئًا فتمرّ الشوكة كمرّ السهم

---

(بقيه حاشيه) (۳) القنفذ من حشرات الأرض ولا كذلك الدلدل. (۴) وزن القنفذ لا يزيد على كيلو غرام واحد، والدلدل قد يكون إلى ۲۲ كيلو غرام، و كونه بين العشرة إلى خمسة عشر كثير. (۵) القنفذ ذوناب وله خمسة أنياب، والدلدل ليس ذوناب وله أربع أسنان. (۶) القنفذ يشرب الماء مثل الكلب والدلدل مثل الشاة. فقد تبين من هذه الفروق أن صفات القنفذ مما يذكره الفقهاء فى حد ما لا يحل أكله و صفات الدلدل فيما يحل أكله، فهو أشبه بما يحل أكله فلا نقول بحرمته لما مرّ، كيف وليس هو من حشرات الأرض ولا من الهوام ولا ذى ناب. و لعلّ الدلدل على قسمين: قسم يطلق على عظيم القنفذ، و قسم غيره يوجد فيه العلامات الماضية من كونه آكل العشب و غيرها، فمن قال بحله أراد القسم الثانى. (هامشِ فتاوى سراجية ۳۷۵، ۳۷۶ كتاب الصيد والذبائح، باب ما يحل أكله و ما لا يحل)

﴿۱﴾ (المنجد ص ۶۵۸ ناشر انتشارات بلاغت، دار العلم)

﴿۲، ۳﴾ (حيوة الحيوان (عربى) ص ۲:۲۶۵ ناشر عبد الحميد أحمد حنفى بشارع الحسينى رقم ۱۸)

المدد وتثبت فيه. هامش حيوة الحيوان ۲ :۳۵۷﴿۱﴾. وهو الموفق

## سیہ ذبح اختیاری یا اضطراری کے بعد جائز ہے

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک جانور جسے ہم اپنی زبان میں "سیہگ" کہتے ہیں، جس کی پیٹھ پر کانٹے ہوتے ہیں یعنی خارپشت، عربی قنفذ، زمین میں کھڈ بناتی ہے، زمانہ ماضی میں نہ کسی عالم نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور نہ کسی نے کھایا ہے، حال ہی میں اس مسئلے کا سہارا لے کر کہ بیماری اور علاج کی صورت میں اس کا کھانا جائز ہے، چند آدمیوں نے مار کر بلا ذبح بانٹ کر کھا لیا، علماء کرام کے فتویٰ میں ذبح کے متعلق اختلاف ہے، بلا ذبح حرام قرار دیتے ہیں، شرعی حکم اس بارے میں کیا ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: حاجی محمد اصغر ترچھ بازار مظفر آباد کشمیر.......۱۲/ اپریل ۱۹۸۴ء

**الجواب:** قنفذ احناف کے نزدیک مکروہ ہے ﴿۲﴾ البتہ قنفذ ھیشکی کو کہا جاتا ہے نہ "شکونڑ" کو، پس بہ ظاہر یہ جائز ہے، ذبح اضطراری یا ذبح اختیاری کے بعد ﴿۳﴾۔ واللہ اعلم بالصواب

---

﴿۱﴾ (عجائب المخلوقات علی هامش حيوة الحيوان ۲ :۳۵۷-۳۵۹ ناشر عبد الحميد الخ)

﴿۲﴾ قال العلامة عبدالرحمن الجزيري رحمه الله تعالى : الحنفية والحنابلة قالوا يحرم أكل القنفذ صغيره وكبيره .

(الفقه على المذاهب الأربعة ۲ :۸ كتاب الحظر والإباحة ، مبحث مايمنع أكله وما يباح)

﴿۳﴾ وفي الاختيار : والذكاة اختيارية ، وهي الذبح في الحلق واللبة واضطرارية وهي الجرح في أي موضع اتفق. (الاختيار لتعليل المختار ۵ :۱۰ ، كتاب الذبائح)

Tel : + 92 (0) 21 3529 5263
Fax : + 92 (0) 21 3529 5284
E-mail : karachi@sanha.org.pk
: info@sanha.org.pk
Web : www.sanha.org.pk



SANHA HALAAL ASSOCIATES
PAKISTAN (PVT.) LIMITED.
Suite 02, Plot 10-C,
2nd Commercial Lane Zamzama
D.H.A., Phase-V, Karachi-Pakistan.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پورکے پائن (Porcupine) کی حلت اور حرمت سے متعلق محترم جناب علی صاحب صوابی والے نے بذریعہ ای میل رابطہ کیا اور ہمارے ادارے کی رائے جاننا چاہی۔ اس حوالے سے دستیاب وسائل کو سامنے رکھتے ہوئے کتب فقہ اور جدید تحقیقات کا مطالعہ کیا گیا جس کی روشنی میں درج ذیل نکات سامنے آئے۔

- اولاً یہ بات قابل ذکر ہے کہ سوال میں پوچھے جانے والے جانور کے ناموں میں بڑے حد تک خلط ہے، مختلف ممالک میں مختلف ناموں سے پایا جاتا ہے، ایک ہی ملک کے مختلف خطوں میں بھی مختلف ناموں کے ساتھ جانا جاتا ہے۔
- ہمارے ادارے نے کافی غوروخوص کے بعد بحث کے خلاصے میں اس جانور کے انگریزی نام کو منتخب کر کے نتائج حاصل کرنے کی کوشش کی ہے، چوں کہ اس نام کے ساتھ پوری دنیا میں معلومات ایک طرح کی دستیاب ہیں اور دونوں جانورں کا فرق بھی صاف اور واضح ہے۔
- پورکے پائن (Porcupine) اور ہیج ہاگ (Hedgehog) دو مختلف انواع کے جانور ہیں، لیکن دونوں میں مشابہت حد سے زیادہ ہے جس کی وجہ سے بظاہر معلوم یہ ہوتا ہے کہ اکثر کتب فقہ میں دونوں کو ایک ہی شمار کیا ہے۔
- دستیاب اردو فتاویٰ میں دو طرح کی آراء پائی جارہی ہیں، پہلی رائے قدیم فقہاء کے موافق ہو کر حرمت کی قائل ہے جب کہ دوسری رائے جدید تحقیقات کی روشنی میں دونوں جانوروں میں فرق کے قائل ہے اور اسی بنیاد پر دونوں کے حکم میں فرق کرتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ پورکے پائن میں وہ اسباب حرمت نہیں پائے جارہے جو ہیج ہاگ میں پائے جارہے مثلاً:

| ہیج ہاگ (Hedgehog) | پورکے پائن (Porcupine) |
|---|---|
| | |
| حشرات اور گندگی کو اپنی خوراک بناتا ہے۔ | یہ جانور گھاس خور ہے۔ |
| ذوناب ہے، کیڑے مکوڑے (سانپ وغیرہ) کا شکار کرتا ہے اسی طرح چھوٹے پرندوں کا خون پیتا ہے | یہ عادات پورکے پائن میں نہیں پائی جاتی |
| حشرات الارض میں سے ہے | حشرات الارض میں سے نہیں ہے |
| وزن زیادہ سے زیادہ ایک کلو گرام ہوتا ہے | وزن تقریباً ۲۲ کلو گرام تک ہوتا ہے |

| یہ ذوناب ہے اور اس کے پانچ انیاب ہیں | یہ ذوناب میں سے نہیں اور اس کے چار دانت ہیں |
| --- | --- |
| قنفذ کتے کی طرح پانی پیتا ہے | بکری کی طرح پانی پیتا ہے |

ان کے علاوہ بھی دونوں جانوروں میں اور کئی طرح کے فرق پائے جاتے ہیں اوران تمام فروق کو بالترتیب ہمارے ادارے نے دستیاب وسائل کی روشنی میں دیکھا پرکھا اور مشاہدہ بھی کیا ہے۔

**حاصل:**

جدید تحقیق اور دستیاب شواہد کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ پورکے پائن اور ہیج ہاگ دو الگ جنس کے جانور ہیں اور دونوں کی عادات اور صفات الگ ہیں۔ ہیج ہاگ میں چوں کہ صریح اسباب حرمت پائے جاتے ہیں لہذا خبیث من الخبائث میں سے ہونے کی وجہ سے حرام جانورں میں داخل ہو گا البتہ حلال و حرام کے مسلمہ اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارا جحان اس طرف ہے کہ پورکے پائن میں اسباب حرمت میں سے کوئی وجہ بظاہر نہیں پائی جارہی لہذا، اسے حرام نہیں کہا جاسکتا[1]۔

والله اعلم بالصواب

سوالات کے جوابات آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] 1 القنفذ یاکل الاقذار والحشرات ،والدلدل الکلا والعشب -2-القنفذ ذوناب قاتل الهوام یشرب دم الطیور الصغیره ، ولا یوجد في الدلدل شيء منها -3-القنفذ من حشرات الارض ولاکذالك الدلدل -4-وزن القنفذ لا یزید علي کیلو غرام واحد ،والدلدل قد یکون الي 22کیلو غرام ،وکونه بین العشرة الي خمسة عشر کثیر -5-القنفذ ذوناب وله خمسة انیاب ،والدلدل لیس ذوناب ، وله اربع اسنان 6-القنفذ یشرب الما ء مثل الکلب ،والدلدل مثل الشاة -فقد تبین من هذه الفروق ان صفات القنفذ مما یذکره الفقهاء في حد مالایحل اکله ،وصفات الدلدل فیما یحل اکله ،فهو اشبه بما یحل اکله ،فلانقول بحرمته لما مر،کیف ولیس هو من حشرات الارض ولا من الهوام ولاذي ناب -

(فتاوي السراجیة ،کتاب الصید والذبائح ص:375-376أناشر: درالکتب العلیمه ،دارالعلوم زکریالینیشیه جنوب افریقیة)

https: //animals.sandiegozoo.org /animals /porcupine

https: //animals.sandiegozoo.org /animals /hedgehog

## **حشرات الارض / ہوام الارض کی تعریفات**

### **ہوام کی تعریف:**

ہوام لغت میں هامة کی جمع ہے، اس کا اطلاق ہر زہریلے قاتل جانور پر ہوتا ہے جیسے سانپ۔ حدیث میں ہے: اجتنبوا هوام الارض فانها ماوى الهوام۔ پس زمین سے بچو اس لیے کہ وہ زہریلے جانور کا ٹھکانہ ہے۔ اور کبھی کبھی قتل نہ کرنے والے جانوروں پر بھی بولا جاتا ہے، جیسے کیڑے مکوڑے۔ دوسری جگہ لکھا ہے کہ هامة : لغت میں ان جانورون کو کہا جاتا ہے جس میں ہلاک کر دینے والا زہر ہو، جیسے سانپ۔ بسا اوقات ہوام کا اطلاق ان کیڑوں پر ہوتا ہے جن کو مارا جاتا ہے، جیسے حشرات اور اسی معنی میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا "يوذيك هوام راسك" کیا تمہارے سر کی جوؤوں نے تمہیں تکلیف دے رکھا ہے۔ الغرض حشرات اور ہوام میں قدر مشترک ایذار سانی تکلیف ہے۔ فقہاء کے ہاں اس کا استعمال اسی معنی میں ہے۔[2]

### **حشرات کی تعریف:**

**علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے تفسیر قرطبی میں آیت کریمہ قل لا اجد فيما اوحي کے تحت لکھا ہے:**

الحشرہ کا معنی ہے زمین پر رینگ کر چلنے والے چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے مثلا یرابیع (چوہے کی مانند ایک جانور جس کی اگلی ٹانگیں کوتاہ اور پچھلی بڑی اور دم دراز ہوتی ہے) گوہ، سیہ اور انہیں کی طرح کے جانور جیسا کہ شاعر نے کہا ہے: اكلنا الربى يا ام عمرو ومن يكن غيبا لديكم يا كل الحشرات یعنی جو رینگتے ہیں اور چلتے ہیں۔[3]

---

[2] **الموسوعة الفقهية الكويتية** (42/ 316)التعريف:أ - الهوام لغة جمع هامة؛ مثل دابة ودواب، وهي تطلق على كل حيوان له سم يقتل كالحية، قاله الأزهري وفي الحديث: اجتنبوا هوم الأرض، فإنها مأوى الهوام (1) ، وقد يطلق على ما لا يقتل كالحشرات، وفي الأثر النبوي: أيؤذيك هوام رأسك؟ (2) يعني القمل. والمراد هنا ما يشمل المؤذي وغيره مما لا ينتفع به (3) . (3) لسان العرب والمصباح المنير مادة (همم) .

البناية شرح الهداية (8/ 381)والهوام جمع هامة بتشديد الميم، وفي " المغرب " الهامة من الدواب ما يقتل من ذوات السموم كالعقارب والحياتم:

«**الموسوعة الفقهية الكويتية**» (17/ 278):«الهامة في اللغة ما له سم يقتل كالحية، قاله الأزهري والجمع الهوام مثل دابة ودواب، وقد تطلق الهوام على ما يقتل كالحشرات، ومنه حديث كعب بن عميرة. وقد قال له عليه الصلاة والسلام: " أيوذيك هوام رأسك؟ " أخرجه البخاري (الفتح 4 / 16 - ط السلفية) ومسلم (2 / 860 ط الحلبي) واللفظ لمسلم، والمراد العمل على الاستعارة بجامع الأذى ويستعملها الفقهاء بالمعنى نفسه (المصباح المنير) مادة: " همم "»

[3] تفسير القرطبي = الجامع لأحكام القرآن:(120 / 7) «الحشرة: صغار دواب الأرض كاليرابيع والضباب والقنافذ. ونحوها، قال الشاعر أكلنا الربى «1» يا أم عمرو ومن يكن ... غريبا لديكم يأكل الحشرات

**موسوعہ فقہیہ میں ہے:** حشرات لغت میں: حشرۃ کی جمع ہے جیسے قصبۃ کی جمع قصبات ہے، حشرات: زمین کے چھوٹے جانوروں پر بولا جاتا ہے۔ موسوعہ میں ہے کہ حشرات زمین کے چھوٹے جانور اور چھوٹے اور زہریلے کیڑے مکوڑے کو کہا جاتا ہے اسی طرح ایک قول یہ بھی نقل ہے کہ حشرات کا اطلاق ان کیڑے مکوڑوں پر ہوتا ہے جو زہریلے نہیں ہوتے۔[4] الغرض حشرات اور ہوام الارض کے مابین عموم خصوص کی نسبت ہے۔[5]

## کتب لغت میں "قنفذ" اور "دلدل" کی تفصیل

مصباح اللغات میں ملاحظہ ہو:

اَلْقُنْفُذْ - ج - قَنَاقِذُ وَالْقُنْفُذُ وَالْقُنْفَذُ - ج - قَنَافِذُ -

سیہہ ایک خاردار جانور بلی کے برابر جس کے جسم پر تکلے کی طرح کانٹے ہوتے ہیں اور خطرہ کے وقت ان کو پھیلا کر ان میں چھپ جاتا ہے۔ مونث قَنْفُذَۃ اس کی کئی قسمیں ہیں۔

مصباح اللغات میں "دلدل "کا ترجمہ " سیہی " سے کیا ہے ملاحظہ ہو:

**مصباح اللغات** :الدُلْدُلُ والدُلْدُوْلُ ۔ سیہی -

**القاموس الوحید میں قنفذ کے درج ذیل معانی ذکر ہیں:**

سیہی، خاردار چوہا(2) گھنے نباتات کی جگہ (3) ریت کا لمبا سلسلہ

تقنفذ القنفذ سیہی کا سکڑنا۔

-تقنفعت القنفذة سیہی کا سمٹنا -القنفعة سیہی کا مادہ۔

**فقہ اللغۃ، معجم متن اللغۃ، العین، تاج العروس، تہذیب اللغۃ، المعجم الوسیط و قاموس المحیط وغیرہ میں" دلدل "اور "قنفذ" کو ایک ہی شمار کیا ہے ملاحظہ ہو:**

1) «**فقه اللغة وسر العربية**» (ص41): «الدُّلْدُلُ القُنْفُذُ العَظِيمُ»

2) «**القاموس المحيط**» (ص1000): «والدُّلْدُلُ والدُّلْدُولُ: القُنْفُذُ، أو عَظيمُهُ، أو شِبْهُهُ.

---

[4] الموسوعة الفقهية الكويتية (42/ 317)الحشرات: - الحشرات في اللغة: جمع حشرة، مثل قصبة وقصبات. والحشرات: دواب الأرض الصغار، وقيل: الحشرة: الفأرة، والضب، واليربوع (1)---

«الموسوعة الفقهية الكويتية» (17/ 278):«الحشرات: صغار دواب (1) الأرض، وصغار هوامها (2) ، والواحدة حشرة بالتحريك» وقيل الحشرات: هوام الأرض مما لا سم له.قال الأصمعي: الحشرات والأحراش والأحناش واحد، وهو هوام الأرض

[5] الموسوعة الفقهية الكويتية (42/ 317).والعلاقة بين الحشرة والهامة: العموم والخصوص.

3) «**تاج العروس**» (5/ 548): «الدُّلْدُلُ من القَنَافِذ، وَعَن ابْن سِيدَه هُوَ (القُنْفُذُ) ، قَالَ: أُراهُ لدُخُولِه فِي شَوْكِهِ، وإِيَّاه عَنَى الشاعرُ بقوله»

4) «**تهذيب اللغة**» (10/ 251): «والمُدَجَّجُ: الدُّلْدُلُ من القنافذ۔

5) «**معجم متن اللغة**» (2/ 444): «الدلدل والدلدول: القنفذ أو العظيم منه أو شبهه ج دلادل ودلاديل»

6) «**العين**» (6/ 10): «والمُدَجَّجُ: الفارس الذي قد تَدَجَّجَ في شِكتَّه. والمُدَجَّج: الدُّلدُلُ من القَنافذ (وإياه عنى القائل»

7) «**المعجم الوسيط**» (1/ 292): (الدلْدل) حَيَوَان شائك قارض من آكلات الحشرات وَهُوَ نوع من القنافذ»

*المعجم الوسیط میں لکھا ہے کہ یہ تیز کانٹوں والا جانور ہے*

«المعجم الوسيط» (2/ 763): «(الْقُنْفُذ)دويبة من الثدييات ذَات شوك حاد يلتف فَيصير كالكرة»

***کتب لغت: مصباح اللغات، المعجم الوسیط، القاموس المحیط، تاج العروس، لسان العرب وغیرہ میں "النیص "(Porcupine ) کا ترجمہ مطقاسیہ، سیہی یا موٹی سیہی یا الٹی سیہی سے کیا گیا ہے ملاحظہ ہو:***

1) مصباح اللغات عربی اردو لغت924: النَیص - *کمزور۔ حرکت۔ موٹی سیہی۔*

2) «المعجم الوسيط» (2/ 967): «(النيص)الحركة الضعيفة والقنفذ الضخم»

3) «القاموس المحيط» (ص635): «لينص: القنفذ، مقلوب النيص، أو أحدهما تصحيف»

4) «تاج العروس» (18/ 197): «{النيص، أهمله الجوهري. وقال ابن الأعرابي: هي الحركة الضعيفة، وقد} ناص {ينيص، إذا تحرك، لغة في ناص ينوص. و} النيص: اسم للقنفذ الضخم، كأنه لضعف حركته، كذا في العين.

5) «لسان العرب» (7/ 103): «النيص: القنفذ الضخم. ابن الأعرابي: النيص الحركة الضعيفة. وأناص الشيء عن موضعه: حركه وأداره عنه لينتزعه، نونه بدل من لام ألاصه، قال ابن سيده: وعندي أنه أفعله من قولك ناص ينوص إذا تحرك، فإذا كان كذلك فبابه الواو، والله أعلم»

**علامہ دمیری کی مشہور کتاب "حیاۃالحیوان" میں "قنفذ" اور "دلدل" کی تفصیل ملاحظہ ہو:**

سیہی، خارپشت قنفذ: فاء پر ضمہ اور فتحہ دونوں مستعمل ہیں۔ علامہ دمیری لکھتے ہیں کہ یہ ایک خشکی کا جانور ہے اس کی کنیت ابوسفیان، ابوالشوک ہے، مادہ کی کنیت "ام دلد" ہے اور اس کی جمع "قنافذ" آتی ہے، اس کو "عساعس" بھی کہتے ہیں (عساعس رات میں شکار تلاش کرنے والے بھیڑیئے کو کہتے ہیں) بسبب اس کے رات کو کثرت سے نکلنے سے۔ اس کو انقد بھی کہتے ہیں۔

علامہ دمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ "سیہی" سانپوں کو بہت شوق سے کھاتی ہے اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اگر سانپ بھی اس کو ڈس لیتا ہے تو یہ پودینہ کھا کر شفایاب ہو جاتی ہے۔ مزید لکھتے ہیں: قنفذ کی دو اقسام ہیں ایک تو وہ ہے جس کو قنفذ کہتے ہیں۔ یہ مصر میں پائی جاتی ہے اور چوہے کے برابر ہوتی ہے۔ اس کی دوسری قسم "دلدل" کہلاتی ہے اور یہ شام و عراق میں پائی جاتی ہے اور یہ کلب قلطی کے برابر ہوتی ہے۔ سیہی کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں۔[6]

علامہ دمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ قنفذ کا گوشت امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک حلال ہے جب کہ امام ابوحنفیہ واحمد رحمہا اللہ کے ہاں ناجائز اور حرام ہے۔[7]

**دلدل کی تفصیل ملاحظہ ہو:**

"دلدل" کا اصلی مطلب "اضطراب وپریشانی" ہے۔ اسی وجہ سے بادل کو بھی دلدل کہتے ہیں جب کہ وہ مسلسل حرکت میں ہو۔ علامہ دمیری لکھتے ہیں کہ اس کو قنفذ سے اس وجہ سے تشبیہ دی جاتی ہے کیوں کہ یہ اکثر رات میں نکلتی ہے اور اپنے سر کو بالوں سے چھپائے رہتی ہے۔ علامہ دمیری جاحظ رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ دلدل اور قنفذ کے درمیان ویساہی فرق ہے جیسا کہ "بق" اور "جوامیس" یعنی بھینس اور گائے کے درمیان فرق ہے۔

یہ جانور شام عراق اور مغربی شہروں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ رافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "دلدل" بکری کے بچے کے برابر ایک جانور ہوتا ہے۔ اس جانور کی ایک مخصوص عادت یہ ہے کہ یہ اپنے مکان میں دو دروازے بناتا ہے ایک جنوب میں ایک شمال میں، جس جانب سے ہوا تیز چلتی ہے وقتی طور پر اس طرف کے دروازے کو بند کرلیتا ہے اور ایک خاص عادت یہ ہے کہ جب یہ اپنی طبیعت کے خلاف کوئی بات دیکھتا ہے تو انقباض کے باعث اس کی پشت پر ایک کانٹا نمودار ہوجاتا ہے۔ چنانچہ جس کسی کو یہ کانٹا

---

[6] **حياة الحيوان الكبرى** (2/ 360)القنفذ:بالذال المعجمة وبضم الفاء وفتحها البري منه، كنيته أبو سفيان وأبو الشوك، والأنثى أم دلدل،والجمع القنافذ. ويقال لها: العساعس لكثرة ترددها بالليل، ويقال للقنفذ:أنقذ وهو صنفان قنفذ يكون بأرض مصر قدر الفار، ودلدل يكون بأرض الشام والعراق في قدر الكلب القلطي، والفرق بينهما كالفرق بين الجرذ والفأر. وهو مولع بأكل الأفاعي ولا يتألم لها، وإذا لدغته الحية أكل السعتر البري، فيبرأ وله خمسة أسنان في فيه،

[7] **حياة الحيوان الكبرى** (2/ 361): قال الشافعي: يحل أكل القنفذ لأن العرب تستطيبه، وقد أفتى ابن عمر بإباحته وقال أبو حنيفة والإمام أحمد: لا يحل لما روى أبو داود وحده أن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما سئل عنه، فقرأ: قُلْ لا أَجِدُ فِي ما أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّماً

لگ جاتا ہے اس کو زخمی کر دیتا ہے۔ یہ کانٹا ایک ہاتھ کے بقدر لمبا ہوتا ہے۔ بعض ماہرین طبعیات کا خیال ہے کہ یہ کانٹا اصل میں کانٹا نہیں ہوتا بلکہ ہ "بال" ہے جو بخار کی شدت اور غلظت کے باعث مسام سے نکلتے وقت خشکی سے مغلوب ہو کر کانٹے کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔

علامہ دمیری "دلدل" کے شرعی حکم کے تحت لکھتے ہیں :

ابن ماجہ وغیرہ نے امام شافعی رحمہ اللہ سے اس کی حلت کی صراحت نقل کی ہے۔ مگر رافعی رحمہ اللہ نے اس کو حرام قرار دیا ہے ۔وسیط میں مذکور ہے کہ رافعی رحمہ اللہ اس کو "خبائث" میں شمار کرتے ہیں۔ ابن صلاح رحمہ اللہ نے اس قول کو مرجوح اور غیر صحیح قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ گویا رافعی رحمہ اللہ نے "دلدل" کی حقیقت کو ہی نہیں پہچانا اور شیخ ابو احمد اشہنی کے اس قول کہ "دلدل" بڑے کچھوے کو کہتے ہیں" کو بنیاد بنا کر اس کر حرمت کے قائل ہو گیے ہیں حالاں کہ یہ غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ "دلدل" مذکر سیہی کو کہتے ہیں ۔ماوردی اور رویانی وغیرہ نے بھی اس کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے۔ [8]

---

[8] حياة الحيوان الكبرى(470 / 1) الدلدل:عظيم القنافذ. والدلدال الاضطراب، وقد تدلدل السحاب أي تحرك متدليا، وبه سميت بغلة النبي صلى الله عليه وسلم التي أهداها له المقوقس. وفي حديث أبي مرثد الآتي إن شاء الله تعالى في باب العين، قالت «عناق البغي: يا أهل الخيام هذا الدلدل الذي يحمل أسراكم» «1» . وإنما شبهته بالقنفذ لأنه أكثر ما يظهر في الليل ولأنه يخفي رأسه في جسده ما استطاع. وقال الجاحظ:الفرق بين الدلدل والقنفذ، كالفرق بين البقر والجواميس والبخاتي والعراب والجرذ والفأر وهو كثير ببلاد الشام والعراق وبلاد المغرب في قدر الثعلب القلطي. وقال الإمام الرافعي: الدلدل على حد السخلة، ومن شأنه أن يسفد قائما وظهر الأنثى لاصق بظهر الرجل. والأنثى تبيض خمس بيضات وليس هو بيضا في الحقيقة، إنما هو على صورة البيض يشبه اللحم. ومن شأنه أن يجعل لجحره بابين: أحدهما في جهة الجنوب، والآخر في جهة الشمال. فإذا هبت ريح سد باب جهتها، وإذا رأى ما يكرهه القبض، فيخرج منه شوك كالمسال يجرح من أصابه، والشوك الذي على ظهره نحو الذراع، وزعم بعض المتكلمين على طبائع الحيوان، أن الشوك الذي على ظهره نحو الذراع شعر، وأنه لما غلظ البخار، واشتد غلظه، وغلب عليه اليبس، عند صعوده من المسام، صار شوكا-الحكم:نص الشافعي على حله، رواه عنه ابن ماجة وغيره. وقال الرافعي: قطع الشيخ أبو محمد بتحريمه في الوسيط أنه كان يعده من الخبائث. وقال ابن الصلاح: هذا غير مرضي وكأنه لم يعرف ما الدلدل، واعتقد ما بلغنا عن الشيخ أبي أحمد الأشنهي أنه قال: الدلدل كبار السلاحف. وهذا غير مرضي، والمحفوظ أنه ذكر القنافذ وقطع بحله الماوردي والروياني وغيرهما وهو الصواب.

## معجم الحیوان میں "قنفذ" اور "دلدل" کی تفصیل

نیص یہ ایک کاٹنے والا حیوان ہے، اس کی پیٹھ کے اوپر کانٹے ہوتے ہیں۔ اس کی کئی قسمیں ہیں: سوڈان میں اس کو "ابوالشوک" بولتے ہیں ۔شام عراق اور جزیرۃ العرب میں اسے "نیص" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ۔شام کے بعض علاقوں میں اسے "قنفذ" کہا جاتا ہے ۔تاہم یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ "المولف في المقتطف "میں یہ مذکور ہے کہ "قنفذ" ایک الگ جانور ہے جو کیڑے مکوڑوں کو اپنی خوراک بناتا ہے۔

قنفذ یہ ایک حیوان ہے اور یہ حشرات کو کھاتا ہے اس کے پیٹھ کے اوپر کانٹے ہوتے ہیں۔

**قنفذ حبشی:** سوڈان کے علاقے میں پایا جاتا ہے۔

**قنفذ مبطن:** اس کے پیٹ میں سفیدی ہے اور یہ بھی سوڈان کے علاقے میں پایا جاتا ہے۔

**قنفذ آذانی یاشفاری:** یہ بڑے کانوں والا ہے۔ یہ مصر اور شام کے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ یورپی علاقوں میں جو "قنفذ" پایا جاتا ہے اسے قنفذ "اروبی" سے جانا جاتا ہے۔

عرب کے ہاں ہر کانٹے دار حیوان کو جو کیڑے مکوڑے کھاتا ہے "قنفذ" کہتے ہیں، تاہم عرب نے فی الوقت کاٹنے والے جانور کے لیے الگ نام رکھ لیا ہے۔[9]

---

[9] :نیص :شیهم-نیص،دلدل ودلدول،شیظم ،ضرب porcupineHystrix

حیوان من القوارض علي ظهره شوك كانه المسال وهوانواع كثيرة اسمه في السودان ابو شوك وفي الشام والعراق وجزيرة العرب نيص وفي بعض انحاء الشام القنفذ علي ان القنفذ حيوان آخر من آكلات الحشر المولف في المقتطف 34،45(معجم الحيوان ص: 193)

**القنفذ**:فصيلة القنافذ،حيوانات لبونة تاكل الحشرات Erin aceidae.The hedgehogs

قنففذ،حيوان لبون من رتبة آكلات الحشرات ل شوك قصير Erinaceus.The Hedgehog

قنفذ حبشی ،موطنه السودان والحبشه E. aethiopicus. Ethiopian hedgehog

قنفذ مبطن اي ابيض البطن موطنه السودوانE.albiventris.white bellied hedgehog

قنفذ آذاني او شفاري اي كبيرالاذنين E.auritus Long -eared hedgehog

موطنه مصر والشام والعراق والاناضول

قنفذ اوربي-موطنه اوربة E.european hedgehog

معجم الحيوان ص:98

معجم الحيوان ص:124

قنفذية الجلد او شائكة الجلد Echinodermataقبيلة من الحيوانات البحرية منها كوكب البحر والقنفذ البحري

## "قنفذ" حلال ہے یا حرام دلائل

**تفاسیر:**

ابو بکر جصاص رحمہ اللہ نے قنفذ کو حشرات الارض میں سے شمار کرکے اس کی حرمت کا قول کیا ھے۔

احکام القرآن للجصاص کی عبارت ملاحظہ ہو:

«أحكام القرآن للجصاص ت قمحاوي» (4/ 190):« حدثنا محمد بن بكر قال حدثنا أبو داود قال حدثنا إبراهيم بن خالد أبو ثور قال حدثنا سعيد بن منصور قال حدثنا عبد العزيز بن محمد عن عيسى بن نميلة عن أبيه قال كنت عند ابن عمر فسئل عن أكل القنفذ فتلا قل لا أجد في ما أوحي إلي محرما على طاعم يطعمه الآية فقال شيخ عنده سمعت أبا هريرة يقول ذكر عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال **خبيثة من الخبائث** فقال ابن عمر إن كان قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم هذا فهو كما قال فسماه النبي صلى الله عليه وآله وسلم خبيثة من الخبائث **فشمله حكم التحريم بقوله تعالى ويحرم عليهم الخبائث والقنفذ من حشرات الأرض فكل ما كان من حشراتها فهو محرم قياسا على القنفذ**»

**تفسیر منیر میں ہے**

دکتور وہبہ زحیلی رحمہ اللہ نے تفسیر "منیر" میں قنفذ کو ان جانوروں میں شامل کیا ہے جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا، نیز قنفذ کے کھانے کو حرام لکھا ہے اور حرمت کی علت، "اسباب حرمت" میں سے "استخباث" کو ذکر فرمایا ہے ملاحظہ ہو:

---

اخینوس -قنفذ Echinus. Urchin سمي اليونان والعرب بهذ الاسم ومثلهم الانكيلز والفرنسيس حيوانين مختلفين

1-قنفذ البر وهوالمشهور بالقنفذ عند العرب Urchie or Hedgehog

2-قنفذ البحر او القنفذ البحري Sea Urchine.

واسمه في سواحل الشام توتياء وفى الاسكندرية ريتسا وفى البحر الاحمر حسب رواية فور سكال كزعان افعى (معجم الحيوان ص:124

**قنفذ** :حيوان من آكلات الحشرات اكبر من الجرذ قليلا جسمه مغطي بشوك قصير اسمه عند بعض العامة في الشام كبابة الشوك اما في مصر والعراق وجزيرة العرب فاسمه القنفذ-ومن اسمائه الواردة في اللغة الانقد والحسيكة والحسكك واللتنة والمدلج وابو المدلج والدرام ،ومن اسمائه في البادية حسب رواية جيز مان 345 دالج ولها وجه في اللغ ة فالمدلج وابو مدلج القنفذ كما تقدم

والقنفذ عندالعرب كل حيوان شائك من آكلات الحشرات ومن القوارض ولكنهم خصصوا اسماءً اخري للقوارض منها اي سموالقنفذ من القوارض نيصاً وشيهما ودلدولاً وقد بحث المولف في ذلك المقتطف 33-847-34-45

قنفذ والاسماء التي تقدمت Hhedgehog

شيهم ،نيص ،دلدل واسماء اخري ستذكر porcupine

(معجم الحيوان :ص:124)

**التفسير المنير للزحيلي** (2/ 82)الثاني- **ما ليس له دم سائل**: كالحية وسام أبرص وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفأر والقراد (ما يعلق بالبعير) **والقنافذ** واليربوع والضب: **يحرم أكلها لاستخباثها**، ولأنها ذوات سموم-

**احادیث مبارکہ**

قنفذ کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:"قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما" تو ان کے پاس موجود ایک شخص نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبیثۃ من الخبائث یہ ناپاک چیزوں میں سے ایک ہے یہ سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح فرمایا ہے تو پھر اسی طرح ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ قنفذ خبائث میں داخل ہے اور حرام ہے۔

**سنن ابی ماجہ ومسند احمد کی روایت ملاحظہ ہو:**

**سنن أبي داود ت الأرنؤوط** (5/ 617) – حدثنا إبراهيم بن خالد الكلبي أبو ثور، حدثنا سعيد بن منصور، حدثنا عبد العزيز بن محمد، عن عيسى بن نميلةعن أبيه، قال: كنت عند ابن عمر فسئل عن أكل القنفذ، فتلا: {قل لا أجد في ما أوحي إلي محرما} الآية [الأنعام: 145]، قال: قال شيخ عنده: سمعت أبا هريرة يقول: ذكر عند النبي – صلى الله عليه وسلم – فقال: **"خبيثة من الخبائث"** فقال ابن عمر: إن كان قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم – هذا، فهو كما قال ما لم ندر-

**مسند أحمد ط الرسالة** (14/ 515)حدثنا سعيد بن منصور، حدثنا عبد العزيز بن محمد، عن عيسى بن نميلة الفزاري، عن أبيه، قال: كنت عند ابن عمر، فسئل عن أكل القنفذ؟ فتلا هذه الآية: {قل لا أجد فيما أوحي إلي محرما} إلى آخر الآية، فقال شيخ عنده: سمعت أبا هريرة، يقول: ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: **" خبيث** (1) **من الخبائث "** فقال ابن عمر: " إن كان قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو كما قال "

علامہ کاسانی رحمہ اللہ نے "بدائع" میں قنفذ کو ان حشرات میں شمار کیا ہے جن میں دم سائل نہیں ہوتا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا ہے "ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء" کہ ان کی حرمت میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ غرض یہ کہ قنفذ کی حرمت میں اتفاق ہے۔[10]

---

[10] بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 36)(وأما) الذي يعيش في البر فأنواع ثلاثة: ما ليس له دم أصلا، وما ليس له دم سائل، وما له دم سائل مثل الجراد والزنبور والذباب والعنكبوت والعضابة والخنفساء والبغاثة والعقرب.

ونحوها لا يحل أكله إلا الجراد خاصة؛ لأنها من الخبائث لاستبعاد الطباع السليمة إياها وقد قال الله تبارك وتعالى {ويحرم عليهم الخبائث} [الأعراف: 157] إلا أن الجراد خص من هذه الجملة بقوله – عليه الصلاة والسلام – «أحلت لنا ميتتان» فبقي على ظاهر العموم.وكذلك ما

فتاوی "ہندیہ" میں "قنافذ" کو غیر دم سائل حشرات الارض میں شمار کیا ہے اور اس کی حرمت میں اتفاق کو نقل کیا ہے ملاحظہ ہو[11]

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں قنفذ کو ہوام الارض میں شمار کیا ہے ملاحظہ ہو[12]

بنایہ شرح ہدایہ، فتح القدیر، البحر الرائق میں بھی قنفذ کو ہوام الارض میں شمار کیا ہے۔[13]

الاختیار لتعلیل المختار میں قنفذ کو غیر دم سائل، خبیث حشرات / ہوام الارض میں شمار کیا ہے[14]

بحر الرائق میں قنفذ کے کھانے کے بارے میں عدم جواز نقل ہے ملاحظہ ہو[15]

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں قنفذ کو خبائث اور حشرات الارض میں شمار کیا ہے۔[16]

---

ليس له دم سائل مثل الحية والوزغ وسام أبرص وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفأر والقراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها، ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء إلا في الضب فإنه حلال عند الشافعي،

[11] الفتاوى الهندية (5/ 289)[الباب الثاني في بيان ما يؤكل من الحيوان وما لا يؤكل]---- وكذلك ما ليس له دم سائل مثل الحية والوزغ وسام أبرص وجميع الحشرات وهو أم الأرض من الفأر والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء إلا في الضب فإنه حلال عند الشافعي – رحمه الله تعالى –

[12] تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (4/ 125)(قوله: وبخلاف الهوام المؤذية) أي من الحيات والعقارب والوزغ والقنافذ والضب وهوام الأرض جميعا فإنه لا يجوز بيعها لقوله تعالى {ويحرم عليهم الخبائث} [الأعراف: 157] ولعدم الانتفاع اهـ

[13] –«البناية شرح الهداية» (8/ 381):«(بخلاف الهوام المؤذية) ش: من الحيات والعقارب والوزغ والقنافذ والضب وهوام الأرض جميعا»

–«**فتح القدير للكمال ابن الهمام وتكملته ط الحلبي**» (7/ 118):«ولا يجوز بيع هوام الأرض كالخنافس والعقارب والفأرة والنمل والوزغ والقنافذ والضب

–«**البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري**» (6/ 187):«ولا يجوز بيع هوام الأرض كالخنافس والعقارب والفأرة والنمل والوزغ والقنافذ والضب

[14] **الاختيار لتعليل المختار** (5/ 14)

**وكل ما ليس له دم سائل حرام** إلا الجراد، مثل الذباب والزنابير والعقارب، وكذا سائر هوام الأرض وما يدب عليها وما يسكن تحتها، وهي الحشرات كالفأرة والوزغة واليربوع **والقنفذ** والحية ونحوها ; لأن جميع ذلك من الخبائث فيحرم لقوله – تعالى –: {ويحرم عليهم الخبائث} [الأعراف: 157].

[15] البحرالرائق(8/ 553 :وقال أيضاً: سئل الحسن بن علي عن أكل الحية والقنفذ، أو أكل الدواء الذي فيه الحية إذا أشار الطبيب الحاذق بأنه يدفع العلة هل يحل أكله؟ قال: لا) .البحرالرائق(8/ 210 :

وقال العلامة ابن الهمام رحمه الله تعالى:وعن أبي يوسف في قتل القنفذ روايتان: في رواية جعله نوعا من الفأرة، وفي أخرى جعله، كاليربوع ففيه الجزاء.

[16] **مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر** (2/ 513)

النتف فی الفتاویٰ میں قنفذ کو حشرات الارض میں شمار کیا ہے۔[17]

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے قنفذ کو حشرات الارض میں شمار کیا ہے۔[18]

فتاویٰ سراجیہ میں قنفذ کو ہوام الارض میں شمار کر کے حرمت کی تصریح کی ہے ملاحظہ ہو[19]

**فتاویٰ سراجیہ کے حاشیے میں مرقوم ہے** کہ قنفذ، ذوناب ہے، اور چھوٹے پرندوں کو مار کر ان کا خون پیتا ہے لہذا، اس میں درندوں کی صفت پائی جاتی ہے۔ مزید لکھا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے بعض علماء کا کہنا ہے کہ "دلدل" قنفذ سے ہٹ کر الگ جانور ہے اس کے کھانے میں حرج نہیں ہے اور وجہ فرق بھی ذکر کرتے ہیں۔ ان فروق کی بناء پر حرمت کا قول نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ "دلدل" نہ حشرات الارض و ہوام میں داخل ہے نہ ہی "ذی ناب" ہے۔[20]

---

(وَالْحَشَرَاتِ) الصِّغَارِ مِنْ الدَّوَابِّ جَمْعُ الْحَشَرَةِ كَالْفَأْرَةِ وَالْوَزَغَةِ وَسَامٍّ أَبْرَص وَالْقُنْفُذِ وَالْحَيَّةِ وَالضِّفْدَعِ وَالْبُرْغُوثِ وَالْقَمْلِ وَالذُّبَابِ وَالْبَعُوضِ وَالْقُرَادِ؛ لِأَنَّهَا مِنْ الْخَبَائِثِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى {وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ} [الأعراف: 157]

النتف فی الفتاویٰ میں قنفذ کو حشرات الارض میں شمار کر کے اس کی حرمت کا قول کیا ہے ملاحظہ ہو:

[17] النتف في الفتاوى للسغدي» (1/ 232):«واما حشرات الارض فانها مُحرمَة فِي قَول ابي حنيفَة واصحابه ومحلله فِي قَول ابي عبد الله وَسَائِر النَّاس الا انها مَكْرُوهَة مثل الْحَيَّة والضب واليربوع والقنفذ»

[18] **الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 304)**

(قوله ولا يحل ذو ناب ---- (قوله واحدها حشرة) بالتحريك فيهما: كالفأرة والوزغة وسام أبرص والقنفذ والحية والضفدع والزنبور والبرغوث والقمل والذباب والبعوض والقراد، وما قيل إن الحشرات هوام الأرض كاليربوع وغيره،

«1» الآية فقال شيخ عنده: سمعت أبا هريرة رضي الله تعالى عنه يقول: ذكر القنفذ عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: «خبيث من الخبائث»

«2» . فقال ابن عمر رضي الله تعالى عنهما: إن كان قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا فهو كما قال.

[19] ولا يحل الهوام التي سكناها في الارض كالفارة ،والوزعة ،والقنفذ ،(فتاوي السراجية ،كتاب الصيد والذبائح ص:375-ناشر: درالكتب العليمه ،دارالعلوم زكرياليينيشيه جنوب افريقية)

[20] 1 القنفذ ياكل الاقذار والحشرات ،والدلدل الكلا والعشب -2-القنفذ ذوناب قاتل الهوام يشرب دم الطيور الصغيره ، ولا يوجد في الدلدل شيء منها -3-القنفذ من حشرات الارض ولاكذالك الدلدل -4-وزن القنفذ لا يزيد علي كيلو غرام واحد ،والدلدل قد يكون الي 22كيلو غرام ،وكونه بين العشرة الي خمسة عشر كثير -5-القنفذ ذوناب وله خمسة انياب ،والدلدل ليس ذوناب ، وله اربع اسنان 6-القنفذ يشرب الما ء مثل الكلب ،والدلدل مثل الشاة -فقد تبين من هذه الفروق ان صفات القنفذ مما يذكره الفقهاء في حد مالايحل اكله ،وصفات الدلدل فيما يحل اكله ،فهو اشبه بما يحل اكله ،فلانقول بحرمته لما مر،كيف وليس هو من حشرات الارض ولا من الهوام ولاذي ناب -

(فتاوي السراجية ،كتاب الصيد والذبائح ص:375 – 376أناشر: درالكتب العليمه ،دارالعلوم زكرياليينيشيه جنوب افريقية)

https://animals.sandiegozoo.org/animals/porcupine

## اکابرین کے فتاویٰ میں "قنفذ" کی تفصیل

**کفایت المفتی میں ذکر ہے:**

**سوال:** سیہ کا گوشت کہ عربی میں اس کو قنفذ اور فارسی میں خارپشت کہتے ہیں حلال ہے یا حرام لیکن واضح ہو کہ قنفذ کی دو قسمیں ہیں ایک چھوٹا ہے اور اس کا حکم قاضی خان نے لکھا ہے کہ حرام میں داخل ہے بلکہ دریافت طلب وہ بڑا قسم ہے۔ المستفتی نمبر ۲۵۱۷ عبد المنان طالب علم مدرسہ فتح پوری دہلی ۲۰ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ م ۹ جولائی ۱۹۳۹ء (جواب ۱۴۸)

قنفذ کی دو قسمیں ہیں چھوٹی اور بڑی اور دونوں حرام ہیں کیونکہ دونوں خبائث میں داخل ہیں قاضی خان، ردالمحتار وغیرہ میں قنفذ کو حرام جانوروں میں شمار کیا ہے اور چھوٹی بڑی قسم کی تفصیل نہیں کی جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ دونوں قسمیں حرام ہیں اگر ایک قسم حلال اور دوسری حرام ہوتی تو ضرور تفصیل کر دی جاتی۔

**احسن الفتاویٰ میں ہے:**

سوال: قنفذ یعنی سیہ جس کے جسم میں لمبے لمبے کانٹے ہوتے ہیں حلال ہے یا حرام؟ در حقیقت اسمیں حرام ہونے کی وہ شرطیں نہیں پائی جاتیں جو کتب فقہ میں مذکور ہیں۔

**جواب:** سیہ خبائث میں سے ہونے کی وجہ سے حرام ہے، آپ کی نظر میں حرمت کی وہ کون سی علامت ہے جو نیولا وغیرہ میں پائی جاتی ہیں، مگر سیہ میں نہیں۔؟ واللہ اعلم

(احسن الفتاویٰ جلد ۷ کتاب الصید، ص: ۴۰۵، ناشر: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

**آپ کے مسائل اور ان کا حل میں ہے:**

سوال: صوبہ سرحد میں ایک جانور سرید (خارپشت) پایا جاتا ہے، مقامی لوگ اس کا شکار کرتے ہیں اور ذبح کرکے اس کا گوشت کھاتے ہیں۔ بعض لوگ اس کو حرام سمجھتے ہیں اور بعض حلال۔ آپ سے درخواست ہے کہ شرعی طور پر یہ جانور حلال ہے یا حرام؟

**جواب:** یہ حشرات الارض میں داخل ہے، اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

**فتاویٰ فریدیہ میں "قنفذ" کے بارے میں مختلف سوالات کے جوابات ملاحظہ ہوں:**

1 - واضح رہے کہ قنفذ احناف کے نزدیک مکروہ ہے

(فتاویٰ فریدیہ، کتاب الصید، ص: ۲۹۷)

2 - کتب فقہ بدائع، الفقہ علی المذاہب الاربع وغیر ھما میں قنافذ کی حرمت مصرح ہے

(فریدیہ، کتاب الصید، ص: ۲۹۹)

---

https: //animals.sandiegozoo.org /animals /hedgehog

3 - قنفذ (شیشکی) حرام ہے کیوں کہ حیوان مردار خور ہے نیز حشرات الارض اور ہوام الارض میں سے ہے۔

1. (فتاویٰ فریدیہ، کتاب الصید، ص:۳۰۱)

4 - واضح رہے کہ قنافذ تمام کے تمام حرام ہیں، فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں حرمت کی تصریح کی گئی ہے۔ علماء کا اختلاف اس میں ہے کہ یہ مخصوص حیوان جس کو سلیمانی لوگ "شکوئڑ" کہتے ہیں یہ قنفذ ہے یا نہیں تو جو حضرات اس کو قنفذ کبیر کہتے ہیں وہ حرمت کے قائل ہیں اور جو اس کو قنفذ قرار نہیں دیتے صرف اس وجہ سے کہ اس کا عربی نام معلوم نہیں، مسامحۃً قنفذ سے تعبیر کرتے ہیں تو وہ حلال کے قائل ہیں اور مجھے قول ثانی راجح معلوم ہوتا ہے۔ (فتاویٰ فریدیہ، کتاب الصید)

## فتاوی عثمانی جلد چہارم میں ذکر ہے :

سیہی جس کو عربی میں قنفذ کہتے ہیں حلال نہیں ہے۔[21]

## فتاویٰ دار العلوم دیوبند آن لائن :

سیہ ایک شکاری جانور ہے جو رات کو شکار پر نکلتا ہے، اس کی لمبائی تقریبا تین فٹ ہوتی ہے، یہ درندہ ہوتا ہے، احناف کے نزدیک اس کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ جانور اپنے پنجے سے چیر پھاڑ کر شکار کرتا ہے۔

غالباً اس جانور کا عربی نام القنفذ، فارسی میں خارپشت، اردو میں ساہی یا سیہی کہتے ہیں۔ اس کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں شام و عراق کے علاقہ میں پایا جاتا ہے، وہ بڑے کتے کے برابر ہوتا ہے، امام شافعی اور امام مالک رحمہا اللہ کے نزدیک ان کا گوشت حلال ہے۔ اور امام اعظم ابو حنیفہ امام احمد بن حنبل و اثنا عشری مذہب میں حرام ہے۔ یہ تفصیل حیاۃ الحیوان اور تمییز الکلام فی بیان الحلال والحرام سے لکھی گئی ہے۔

## جامعہ بنوری ٹاؤن آن لائن

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام سیہ جانور کے بارے میں رات کو نکل کر خوراک کھاتا ہے، جسم پر کانٹے ہوتے ہیں، علاقے میں لوگ کھاتے ہیں، کہتے ہیں کہ اوجڑی والا حلال بغیر اوجڑی والا حرام ہے. جواب درکار ہے.

**جواب**

سیہ، سہہ، سیہی یہ سب ایک ہی جانور کے نام ہیں جو چوہے کے مثل اور خاردار ہوتا ہے، فارسی میں اسے خارپشت، پشتو میں شیشکے، انگریزی میں (hedgehog) اور عربی میں اسے قنفذ کہتے ہیں، قنفذ کی دو قسمیں ہیں، چھوٹی اور بڑی اور دونوں ہی حرام ہیں، کیوں کہ دونوں خبائث میں داخل ہیں، قاضی خان، رد المحتار وغیرہ میں قنفذ کو حرام جانوروں میں شمار کیا ہے اور چھوٹی بڑی قسم کی تفصیل نہیں کی جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ دونوں قسمیں حرام ہیں، چنانچہ سیہ جانور (قنفذ) مطلقاً حرام ہے، چاہے اوجڑی والا ہو یا بغیر اوجڑی والا ہو۔ (مستفاد از کفایت المفتی، ج:۹/۱۲۸)

---

[21] (فتاوی عثمانی جلد 4 ص 83 ادارۃ المعارف کراچی۔)

بڑے قنفذ کی طرح کا ایک جانور ہے جس کا نام دلدل ہے (پشتو میں اس کو شکونڑ کہتے ہیں)، بعض علماء اس کو قنفذ ہی کی ایک نوع شمار کر کے اس کو بھی حرام قرار دیتے ہیں، جب کہ بعض علماء اور جدید اہل تحقیق دونوں کو الگ نوع قرار دیتے ہوئے قنفذ کو تو حشرات الارض میں سے شمار کر کے حرام قرار دیتے ہیں اور دلدل کو گھاس کھانے والا حیوان قرار دے کر حلال کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے ممکن ہے کہ دلدل کی دو قسمیں ہوں، ایک قنفذ کی بڑی نوع جو تمام باتوں میں قنفذ کے مشابہہ ہوتا ہے (یعنی گندگی اور کیڑے مکوڑے کھانے میں، ہوام الارض ہونے میں اور کتے کی طرح پانی پینے وغیرہ میں) اس لیے دلدل کی اس قسم کا حکم تو قنفذ کی طرح ہوگا یعنی حرام، اور دوسری قسم دلدل کی وہ جس میں قنفذ کے برعکس حلال جانوروں کی صفات پائی جاتی ہیں (یعنی وہ گھاس کھاتا ہے، ہوام الارض میں سے نہیں ہے، ذو ناب شکاری نہیں ہے، کتے کے بجائے بکری کی طرح پانی پیتا ہے) اس لیے دلدل کی یہ قسم حلال ہوگی۔ (مستفاد از فتاوی دار العلوم زکریا، ج:۶/ ۲۶۰)

**فتاویٰ دالعلوم زکریا میں ہے:**

کیا قنفذ کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب:** مذہب احناف میں قنفذ (سیہہ) کھانا شرعاً نا جائز ہے۔ پشتو میں ہم اس کو شیشکے کہتے ہیں۔[22]

فتاویٰ دارالعلوم زکریا میں افغانی علماء کے حوالے سے "قنفذ" اور "دلدل" کے مابین فرق کو ذکر کیا گیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ قنفذ میں حرام جانوروں کی صفات پائی جاتی ہیں لہذا قنفذ حرام جانور ہے اور اس کا کھانا جائز نہیں اس کے برعکس "دلدل" میں حلال جانوروں کی صفات اور خصائل موجود ہیں لہذا "دلدل" حلال ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ دارالعلوم زکریا جلد ۶، ص:۲۵۶ بتغیر یسیر)

## قنفذ کے بابت مذاہب

الفقہ علی المذاہب الاربع میں احناف اور حنابلہ کا "قنفذ" (صغیر وکبیر) کے بابت حرمت کا قول نقل ہے ملاحظہ ہو «الفقه على المذاهب الأربعة» (2/ 6)[23]

بنایہ شرح ہدایہ میں احناف، مالکیہ اور حنابلہ کا حرمت کا قول نقل ہے جب کہ شوافع کے ہاں اس کی رخصت نقل ہے۔ اسی طرح المسبوک علی منحۃ السلوک فی شرح تحفۃ الملوک میں بھی ذکر ہے۔[24]

---

[22] (فتاویٰ دارالعلوم زکریا جلد ۶ ص:۲۵۷، جانوروں کے احکام کے بیان میں۔)

[23] «الفقه على المذاهب الأربعة» (2/ 6):«الحنفية والحنابلة – قالوا: يحرم أكل القنفذ صغيره وكبيره»

[24] «البناية شرح الهداية» (11/ 601):القنفذ عندنا حرام ومالك وأحمد، ورخص فيه الشافعي – رَحِمَهُ اللَّهُ – فكأنه ما جعله من الخبائث ولا من السباع. قلنا: «إن أبا هريرة – رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ – ذكر القنفذ لرسول الله – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – فقال: – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – وهو حسبه من الخبائث»

حاشیۃ السیوطی علی النسائی میں "دلدل" اور "قنفذ" کو ایک ہی شمار کیا ہے ملاحظہ ہو: «حاشية السيوطي على سنن النسائي» (6/ 67)[25]

## کتب مالکیہ میں قنفذ

مدونہ میں ذکر ہے کہ امام مالک قنفذ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے ملاحظہ ہو «المدونة» (1/ 450)۔ جب کہ التوضیح فی شرح مختصر ابن حاجب میں کراہت کا قول نقل ہے۔ الغرض کتب مالکیہ میں اباحت اور کراہت دونوں طرح کی آراء نقل ہیں۔[26]

## کتب شوافع میں قنفذ

شوافع کی کتب میں احناف اور حنابلہ کا مذہب "قنفذ" کے بابت حرمت کا ہے ملاحظہ ہو «حلية العلماء في معرفة مذاهب الفقهاء – ط الرسالة الحديثة» (3/ 406)[27]

---

«المسبوك على منحة السلوك في شرح تحفة الملوك» (4/ 60):ويحرم الضب، والقنفذ، والسلحفاة، والزنبور، والحشرات كلّها،وأما العقعق، واللقلق؛ فلأنهما كالدجاج في خلط علفها.وعن أبي يوسف: أنه كره العقعق، لأن غالب مأكوله الجيف. والأوّل أصح.قال في "النهاية": ذكر في بعض المواضع أن الخفاش يؤكل، وذكر في بعضها أنه لا يؤكل؛ لأنه ذو ناب.قوله: ويحرم الضب، والقنفذ، والسلحفاة، والزنبور، والحشرات كلها.لأنها من الخبائث(7). والشافعي جوَّز أكل الضب، والقنفذ(8)

(7) الهداية 4/ 400، تبيين الحقائق 5/ 295، بداية المبتدي 4/ 400، كنز الدقائق 5/ 295.

(8) وكذا عند المالكية.وعند الحنابلة: يباح أكل الضب، ويحرم أكل القنفذ؛ لأنه مما تستخبه العرب.

[25] هذا الدلدل هو القنفذ وقيل ذكر القنافذ شبهه به لأنه أكثر ما يظهر في الليل ولأنه يخفي رأسه في جسده ما استطاع فككت عنه كبله بفتح الكاف وسكون الموحدة القيد الضخم»

[26] «المدونة» (1/ 450):«كان مالك لا يرى بأسا بأكل القنفذ واليربوع والضب والظرب»

«التوضيح في شرح مختصر ابن الحاجب» (3/ 225):«وحكى ابن المنذر عن مالك كراهة أكل القنفذ»

«التوضيح في شرح مختصر ابن الحاجب» (3/ 226):«ومنها إباحة القنفذ والوبر، ومنها التنبيه على أن ظاهر المدونة في السباع الكراهة؛ لقوله: (لا أحب).والمراد بالقنفذ قنفذ البر»

«لوامع الدرر في هتك استار المختصر» (5/ 86):«وقنفذ؛ بضم أوله مع ضم ثالثه وفتحه بينهما نون ساكنة وآخره ذال معجمة كله شوك إلا رأسه وبطنه ويديه ورجليه وهي بهاء. ويقال له الشيهم بفتح الشين والهاء؛ يعني أن القنفذ مباح، نص على ذلك في المدونة»

[27] «حلية العلماء في معرفة مذاهب الفقهاء – ط الرسالة الحديثة» (3/ 406):«يحل القنفذ.وقال أبو حنيفة وأحمد: لا يحل»

**«البيان في مذهب الإمام الشافعي»** (4/ 503):«ويحل أكل القنفذ. وقال أبو حنيفة وأحمد: (لا يحل)»

**«شرح مشكل الوسيط»** (4/ 228):

شوافع کی کتب میں "دلدل" کو بڑے قنفذ سے تعبیر کیا ہے دیکھئے «العزيز شرح الوجيز المعروف بالشرح الكبير ط العلمية» (12/ 133)[28]

**«العزيز شرح الوجيز المعروف بالشرح الكبير ط العلمية»** (12/ 133):«وأما الدلدل؛ وهو في حد السخلة، ويقال: إنه عظيم القنافذ

شوافع کی کتب «نهاية المطلب في دراية المذهب» (18/ 211): میں "قنفذ" کو "دلدل" کی قسم قرار دیا ہے۔[29]

## کتب حنابلہ

حنابلہ کی کتب میں سیہ، قنفذ اور دلدل کو ایک ہی تعبیر کیا ہے ملاحظہ ہو۔[30]

---

«قوله: "وأما الدلدل: قطع الشيخ أبو محمد بتحريمه" (5)، وفي "البسيط" (6): "أنه كان يعده من الخبائث"» قال الشارح رحمه الله (1): هذا غير مرضي، وكأنه لم يعرف ما (2) الدلدل؟، واعتقد فيه ما بلغنا عن الشيخ أحمد الأشنهي (3)، أنه قال: الدلدل كبار السلاحف، أو اعتقد فيه نحوا من ذلك، وذلك غير مرضي؛ إذ المحفوظ أنه نوع من القنافذ، وفي كتاب "الصحاح في اللغة" (4) الدلدل: عظيم القنافذ، وفي "كتاب الحيوان" (5) للجاحظ (6) أن فرق ما بين القنفذ والدلدل كفرق ما بين البقر والجواميس، والفار والجرذان، والبخاتي (7)، والعراب وإذا كان من القنافذ فالشيخ أبو محمد لم يقطع بتحريم القنفذ، بل تردد فيه (1)، والشافعي (قد نص) (2) على تحليله (3)، وقطع به فيما حكاه صاحب كتاب (4) "بحر المذهب" (5)، وصاحب (6) "الحاوي" (7)، ورواه ابن جرير (8) عن الربيع عن الشافعي، ووجهه (9): أن العرب تستطيبه، والله أعلم

شوافع کی کتب میں ذکر ہے: قنفذ شوافع کے ہاں حلال ہے مکروہ نہیں ہے۔ امام مالک جمہور اور حنابلہ کے ہاں حرام ہے اور امام ابو حنیفہ کے ہاں مکروہ ہے۔

«المجموع شرح المهذب» (9/ 12):«وأما القنفذ فحلال عندنا لا يكره وبه قال مالك والجمهور وقال أحمد يحرم وقال أصحاب أبي حنيفةيكره»

[28] **«كفاية النبيه في شرح التنبيه»** (8/ 227):«د ألحق البغوي بالقنفذ في جريان الخلاف الدلدل، وهو أكبر من القنفذ ذو شوك طويل، يشبه شوكه، والصرد، والسلحفاة»

«حاشيتا قليوبي وعميرة» (4/ 259):«ويحل القنفذ ومنه الدلدل والوبر بموحدة ساكنة في شكل القنفذ»

[29] «أمَّا الدُّلدُل (2) فقد كان شيخي يقطع بتحريمه ويلحقه بالخبائث، ولست أعرف فيه أصلاً يُرجع إليه على ثبت» (2) الدُّلدُل: حيوان شائك قارض من آكلات الحشرات، وهو نوع من القنافذ (المعجم)

**«النجم الوهاج في شرح المنهاج»** (9/ 547):«الدلدل، وهو دابة قدر السخلة ذات شوك طويل يشبه السهام، وفي (الصحاح): أنه عظيم القنافذ»قوله: "وأما الدُّلْدُل: قطع الشيخ أبو محمَّد بتحريمه" (5)، وفي "البسيط" (6): "أنه كان يعدّه من الخبائث"

[30] **«مطالب أولي النهى في شرح غاية المنتهى»** (6/ 312):وقنفذ) لحديث أبي هريرة قال وذكره؛ أي: القنفذ لرسول الله – صلى الله عليه وسلم – فقال: «هو خبيثة من الخبائث» (ونيص وهو كبار القنافذ على ظهره شوك طويل) ويقال له الدلدل

**«حاشية الروض المربع لابن قاسم»** (7/ 424):«و) إلا (ما يستخبثه العرب) ذووا اليسار (1) كالقنفذ والنيص (2) والفأرة والحية (3) والحشرات كلها والوطواط (4)» (2) القنفذ: دويبة ذات ريش حاد، في أعلاه، يقي به نفسه، أي فيحرم، وقاله أبو هريرة: ولأبي داود عنه، قال:

حنابلہ کی کتب میں نیص (سیہ) قنفذ اور دلدل کو ایک ہی شمار کیا ہے ملاحظہ ہو۔[31]

**شیخ ابن باز کے فتاوی** شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ سیہ (قنفذ) اس کے بابت علماء میں اختلاف ہے، صحیح قول کے مطابق یہ حلال ہے اس لیے کہ حیوانات میں اصل حلال ہے اس کے بابت کوئی تحریم نہیں مزید یہ کہ یہ جانور نباتات کو اپنی غذا بناتا ہے جیسے خرگوش بناتا ہے لہذا، یہ ذوناب مفترستہ میں داخل نہیں ہے تو حرمت کی کوئی وجہ بھی نہیں بنتی۔[32]

شیخ محمد سبیل نے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ قنفذ کے بابت فقہاء کا اختلاف ہے ،احوط اور حتیاط کا تقاضا ہے کہ اسے نہ کھایا جائے۔[33]

## سیہ، (قنفذ) کیا حشرات الارض یا ہوام الارض میں داخل ہیں؟

فتاویٰ ہندیہ ،بدائع الصنائع، تبیین الحقائق، مجمع الانہر، الموسوعہ الفقہیہ الکویتیہ ،اور الاختیار وغیرہ میں "قنافذ" کو حشرات الارض / ہوام الارض میں شمار کیا ہے **تفصیل سابق میں گزر چکی ہے۔**

---

ذكر القنفذ عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: «خبيثة من الخبائث» ولأنه يشبه المحرمات، ويأكل الحشرات، فأشبه الجرذ، **والنيص: هو القنفذ الضخم، ويسمى الدلدل، على ظهره شوك، أكثره طويل، نحو ذراع**

**«شرح زاد المستقنع - الشنقيطي - التفريغ» (398/ 11 بترقيم الشاملة آليا):**

«[والنيص]: قيل: إنه أكبر القنافذ أي: شيخ القنافذ، ويأخذ حكم التابع لما قبله، وقيل غير ذلك، ويقال له: (الدلدل) وعلى كل حال هو آخذ حكم القنافذ؛ لأن الخبث فيه من جهة أنه يعدو على الحيات والأفاعي، وهو يتكور، فتؤذيه الحية حتى يقتلها بشوكه، وقيل: إن النيص يلقي شوكه، والقنفذ لا يلقي شوكه، يعني: يرمي النيص، لكن هذا اختلف فيه بين العلماء رحمهم الله، وسواء هذا أو هذا، كلاهما شر»

[31] «**مطالب أولي النهى في شرح غاية المنتهى**» (6/ 312):وقنفذ) لحديث أبي هريرة قال وذكره؛ أي: القنفذ لرسول الله - صلى الله عليه وسلم - فقال: «هو خبيثة من الخبائث» (ونيص وهو كبار القنافذ على ظهره شوك طويل) ويقال له الدلدل (وحية وحشرات) كديدان وجرذان وبنات وردان حمر اللون، وأكثر ما تكون في الحمامات والكنف وخنافس وأوزاغ وحربات وعقرب وعضاه وخلد وفي معنى ذلك اللكمة وهي دويبة سوداء كالسمكة تسكن البر إذا رأت الإنسان غابت وزنبور ونحل ونمل وذباب وطبابيع وهي القمل الأحمر فهي حرام

[32] «مجموع فتاوى ومقالات متنوعة» لابن باز (23/ 35):«حكم النيص س: ما حكم أكل حيوان النيص المعروف؟ .ج: قد اختلف العلماء رحمهم الله في حكمه فمنهم من أحله ومنهم من حرمه، وأصح القولين أنه حلال؛ لأن الأصل في الحيوانات الحل فلا يحرم منها إلا ما حرمه الشرع ولم يرد في الشرع ما يدل على تحريم هذا الحيوان وهو يتغذى بالنبات كالأرنب والغزال وليس من ذوات الناب المفترسة، فلم يبق وجه لتحريمه، والحيوان المذكور نوع من القنافذ ويسمى الدلدل ويعلو جلده شوك طويل وقد سئل ابن عمر رضي الله عنهما عن القنفذ فقرأ قوله تعالى: {قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ} (1) الآية»

[33] «موسوعة صناعة الحلال» (1/ 159):«(84) السؤال: هل يجوز أكل القُنْفُذ؟ أفتونا مأجورين.الجواب: اختلف الفقهاء في حكم أكله، وروي عن النبيِّ -صلى الله عليه وسلم- حديثٌ في تحريمه؛ فالأحوط تَرْكُ أكْلِه، والله أعلم.[فتاوى ورسائل للشيخ محمَّد السبيل (ص 481 - 482)]»

اسی طرح ابو بکر جصاص رحمہ اللہ نے احکام القرآن میں قنفذ کو ہوام الارض میں شامل کیا ہے [34]

علامہ دمیري رحمہ اللہ نے قنفذ کو حشرات الارض میں شمار کیاھے۔ [35]

## سیہ کیا قنافذ میں شمار ہوتا ہے؟

سیہ یا سیہی قنافذ میں داخل ہے۔

(کفایت المفتی، فتاویٰ عثمانی، فتاویٰ بنوری ٹاون کراچی آن لائن، فتاویٰ دار العلوم دیوبند آن لائن، فتاویٰ دار العلوم زکریا، احسن الفتاویٰ،)

سیہ (قنفذ) کیا غیر دم سائل والے جانورں میں شامل ہے؟

بدائع الصنائع، فتاویٰ عالمگیری، الاختیار لتعلیل المختیار، وغیرہ میں قنفذ کو غیر دم سائل والے جانوروں میں شمار کیا ہے جب کہ اس کے مقابلے میں الموسوعہ الفقہیہ الکویتیہ میں قنفذ کو دم سائل والے جانوروں میں شمار کیا ہے [36]۔ غیر دم سائل کے حوالے سابق میں گزر چکے ہیں۔

**جمع و تحقیق:**

مفتی مرغوب عزیز الرحمن

شریعہ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ، سنحا حلال ایسوسی ایٹس پاکستان

**تصدیق**

مفتی شعیب عالم

مفتی یوسف عبد الرزاق

---

[34] أحكام القرآن للجصاص ت قمحاوي:(190 / 4) ««واختلف في هوام الأرض فكره أصحابنا أكل هوام الأرض اليربوع والقنفذ والفأر والعقارب وجميع هوام الأرض»------ والقنفذ من حشرات الأرض فكل ما كان من حشراتها فهو محرم قياسا على القنفذ»

[35] الحشرات: صغار دواب الأرض وصغار هوامها. الواحدة حشرة بالتحريك. وابن أبي الأشعث يسمي جميع هذا الحيوان الأرضي، لأنه لا يفارقها إلى الهواء، ولا إلى الماء وهو يأوي في حجرته، ويركز في بطنها ولا يحتاج إلى شرب الماء، ولا إلى شم النسيم. وهو قرين الأفاعي والحيات والجرذان الأهلية والبرية، واليربوع والضب والحرذون والقنفذ والعقرب والخنفساء والوزغ والنمل والحلم

[36] الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 141)النوع الحادي عشر: الحشرات: - الحشرات قد تطلق لغة على الهوام فقط، وقد تطلق على صغار الدواب كافة مما يطير أو لا يطير. والمراد هنا المعنى الثاني الأعم. (1) والحشرات تنقسم إلى قسمين:ما له دم سائل (ذاتي) ومن أمثلته: الحية، والفأرة، والخلد، والضب، واليربوع، وابن عرس، **والقنفذ.**

نظر ثانی: مولانا مفتی نجم الرحمٰن

نائب رئیس دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور

تصحیح: مولانا محمد یحیٰ

# آپ کے فقہی مسائل......

## شیشکی اور شکونڑ کے کھانے کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قنفذ (شکونڑ) حلال ہے یا حرام؟ بعض لوگ حلت کے لیے حضرت مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ کا فتوی پیش کرتے ہیں کہ آپؒ نے فتاوی "فریدیہ" میں لکھا ہے کہ "قنفذ (شیشکی) حرام ہے کیونکہ یہ مردار خور ہے، نیز حشرات الارض اور ہوام الارض میں سے ہے، کما فی الھندیہ: "وجميع الحشرات وهوام الارض من الفأر والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها" اور شکونڑ حلال ہے، اس لیے کہ یہ گھاس وغیرہ کھاتا ہے، نہ مردار خور ہے اور نہ حشرات الارض میں سے ہے۔ حدیث اور فقہ میں اس کے متعلق کوئی تصریح نہیں، پس یہ حلال ہے۔ والاصل فی الاشیاء الاباحۃ (ردالمحتار)۔ وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما: ما احل فهو حلال وماحرم فهوحرام وما سكت عنه فهوعفو (رواہ ابوداود) وھوالموفق۔ (فتاویٰ فریدیہ: 301/8)

شریعت مطہرہ کی روشنی میں دونوں کی حلت وحرمت کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب وباللہ التوفیق:

واضح رہے کہ شریعت مطہرہ نے ان جانوروں کو حرام قرار دیا ہے جن کے کھانے سے طبیعت نفرت کرتی ہے یا ان کے اندر ایسی صفات وعادات پائی جاتی ہیں، جن کو مدنظر رکھ کر انہیں حرام قرار دیا گیا۔ قنفذ کا شمار بھی ان جانوروں میں ہوتا ہے جو طبعی طور پر قابل نفرت ہیں، علاوہ ازیں اس کی خوراک نجس اور حرام چیزوں پر مشتمل ہے اس لیے اس کو حرام قرار دیا گیا چنانچہ ابوداود شریف میں حدیث ہے:

عن عيسى بن نميلة، عن ابيه، قال: كنت عند ابن عمر فسئل عن أكل

القنفذ، فتلا: ﴿قل لا أجد فيما اوحى الى محرما...... الآية﴾ قال: قال شيخ عنده: سمعت ابا هريرة يقول: ذكر عند النبى صلى الله عليه وسلم فقال "خبيثة من الخبائث" فقال ابن عمر: ان كان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا فهو كما قال ما لم ندر" (ابو داؤد، 176/2، 177)

ترجمہ: نمیلہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ آپ سے قنفذ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں یہ آیت تلاوت فرمائی "قل لا أجد فی ما أوحی الی محرما" تو اس پر ایک شیخ جو وہاں موجود تھے بولے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضور ﷺ کے سامنے قنفذ کا ذکر آیا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: "خبيثة من الخبائث" اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہے تو یہی صحیح ہے خواہ ہماری سمجھ میں اس کی وجہ نہ آئے۔

اب قنفذ کون سا جانور ہے؟ چونکہ اس کا ہم شکل ایک دوسرا جانور بھی پایا جاتا ہے، جس کو عربی زبان میں "نیص" کہا جاتا ہے۔ اس لیے اس کے بارے میں تردد واقع ہوا ہے کہ آیا اس پر بھی قنفذ کا اطلاق ہو کر حرام قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں چنانچہ اہلِ لغت، حیوانات کے ماہرین اور جدید سائنسی تحقیقات کا جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ ان دونوں کی حقیقت واضح ہو کر حکم لگایا جاسکتا ہے۔

1۔ لغت کی مشہور کتاب المعجم الوسیط (ص؛798) میں قنفذ کے بارے میں لکھا ہے کہ "یہ تیز کانٹوں والا جانور ہے اور لپٹ کر کرہ (گیند) کی طرح ہو جاتا ہے۔" ہمارے علاقوں میں اس طرح کانٹے دار اور نوک دار ریش والے دو قسم کے جانور پائے جاتے ہیں، ایک کو پشتو میں شیشکی/شیشکی، عربی میں قنفذ اور انگلش میں hedgehogs کہتے ہیں۔ یہ شکل میں چوہے کے مشابہہ ہوتا ہے۔ جب کہ دوسرے کو پشتو میں شکونڑ، عربی میں نیص یا شیہم اور انگلش میں porcupine کہتے ہیں، اور یہ شکل میں کچھ حد تک خرگوش کے مشابہہ ہوتا ہے۔ اردو میں اِن دونوں کو سیہہ یا خار پشت کہا جاتا ہے۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان دونوں میں سے قنفذ کا مصداق وہ جانور ہے جسکو پشتو میں شیشکی اور انگلش میں hedgehogs کہتے ہیں، وہ نہیں جسکو پشتو میں شکونڑ، انگریزی میں

porcupine اور عربی میں نیص یا شیهــم کہتے ہیں، کیونکہ لپٹ کر گیند کی طرح ہوجانے کی صفت اول الذکر کی ہے دوم کی نہیں۔

2۔علامہ کمال الدین الدمیریؒ کی کتاب حیات الحیوان (2/370) میں قنفذ کے خوراک کے تذکرے میں لکھا ہے کہ یہ سانپ کھاتا ہے، اور المغنی لابن قدامۃ (11/66) میں ہے کہ یہ حشرات الارض کھاتا ہے۔اعلاء السنن (17/182) میں بھی یہی عبارت المغنی سے نقل کی گئی ہے۔

سائنس (زوالوجی) کی کتابوں کے مطابق سانپ اور کیڑے مکوڑے "شیشکی" کی خوراک ہیں، شکونڑ کی نہیں۔چنانچہ J.Z.Young کی کتاب "The life of vertebrates" کے صفحہ نمبر 437 پر لکھا ہے:

Hedgehogs (Erinaceus)..........feeding on a mixed diet of insects,slugs,small birds,amphibians and snakes or even fruit......

شکونڑ کی غذا ماہرین حیوانات اور سائنس (زوالوجی) کی کتابوں کے مطابق نباتات، شگوفے، گھاس اور درختوں کی چھالیں وغیرہ ہیں "The life of vertebrates" کے صفحہ نمبر 493 پر اس کی غذا کے متعلق لکھا ہے:

The former are burrowers and mainly vegetarian.........
The American Erethizon is a tree porcupine,feeding on leaves,buds,and bark......

3 ۔ "انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا" میں بھی اس کو سبزی خور (Herbivorous) کہا گیا ہے۔اور اِن دونوں جانوروں کا الگ الگ تذکرہ کیا ہے۔اِن کے نام، خوراک اور حالات وغیرہ کو الگ الگ ذکر کیا ہے اور ایک کے تذکرہ میں دوسرے کا بالکل ذکر نہیں کیا گیا ہے۔اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ سائنس کی رُو سے یہ دونوں الگ الگ جانور ہیں اور قنفذ کا مصداق شیشکی ہے شکونڑ نہیں۔

(Encyclopaedia of Britannica,v5p796,v9p614)

4۔مزید برآں ماہرین حیوانات کے نزدیک ان دونوں کی جنس بھی ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ چنانچہ شیشکی (قنفذ) کو سائنس کی رو سے "Erinaceus" کے جنس سے جب کہ شکونڑ کو "Hystrix" کے جنس سے شمار کیا گیا ہے۔

5۔نیز انسائیکلو پیڈیا ویکیپیڈیا میں "قنفذ" کے متعدد اقسام ذکر کئے گئے ہیں لیکن اُن میں شکونڑ (porcupine) کا کوئی ذکر نہیں۔

6۔پشتو اردو ڈکشنری "ظفر اللغات" میں شیشکی کا اردو نام خارپشت لکھا گیا ہے جبکہ شکونڑ کا صرف مفہوم بتایا ہے کہ "ایسا جانور جس کے جسم پر لمبے لمبے کانٹے ہوتے ہیں" اس کے بارے یہ نہیں بتایا ہے کہ یہ خارپشت ہے یا سیہی۔(ظفر اللغات ص959، 971)

7۔القاموس الجدید میں قنفذ کا معنی "خاردار چوہے" سے کیا گیا ہے۔اور چوہے کے ساتھ مشابہت شیشکی کی ہے نہ کہ شکونڑ کی۔(القاموس الجدید:590)

فرق واضح کرنے کے لیے دونوں جانوروں کی تصویریں پیش کی جاتی ہیں۔

پہلی دو تصویریں نیص (شکونڑ) کی ہیں اور تیسری تصویر قنفذ (شیشکی) کی۔

شکل نمبر1

شکل نمبر 2

شکل نمبر 3

اہل لغت، حیوانات کے ماہرین اور جدید سائنسی تحقیقات اور محققین کی آراء کو سامنے رکھ کر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہمارے علاقوں میں جس جانور کو "شکونڑ" کہتے ہیں، وہ چونکہ صرف نباتات کھاتا ہے، چنانچہ کسان یہ شکایت کرتے ہیں کہ اس جانور نے ہماری فصلوں کو تباہ کردی ہیں۔ اس لئے اس کو قنفذ قرار نہیں دیا جا سکتا، البتہ قنفذ کا مصداق شیشکی ہے جو کہ حشرات الارض کھانے کی وجہ سے خبائث میں داخل ہو کر حرام ہے۔ تاہم چونکہ کانٹے دار ہونے میں دونوں شریک ہیں اس لیے بعض حضرات نے اس کو قنفذ قرار دے کر حرمت کا حکم لگا ہے۔ حالانکہ دونوں میں فرق ہے۔ چونکہ شکونڑ پر قنفذ کا اطلاق نہیں ہوتا اس لیے شکونڑ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

## سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نیکی کے کاموں میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ آپ ﷺ کی سخاوت کا سب سے زیادہ ظہور رمضان شریف میں ہوتا، جب آپ کی ملاقات جبرئیل علیہ السلام سے ہوتی۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپ سے ملا کرتے اور قرآن مجید کا دور کرتے۔ پھر تو آپ ﷺ خیر اور نیکی کے کاموں میں عام لوگوں کو فائدہ پہنچانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حضور ﷺ سے کوئی چیز مانگی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو نہیں۔

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چیز مانگی جاتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے روکتے نہیں تھے بلکہ دے دیا کرتے تھے۔

حیاۃ الصحابۃ: ج دوم ص:693

DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950

| حوالہ نمبر: 11986/42 | فتویٰ نمبر: 7280/60 | سائل: علی | مجیب: محمد عبداللہ بن عبدالرشید |
|---|---|---|---|
| مفتی : شہباز علی | مفتی: فیصل احمد | مفتی: | مفتی: |
| کتاب: ذبح اور ذبیحہ کے احکام | باب: ذبیحہ کے متفرق مسائل | | تاریخ: 27-03-2021 |

## سیہ / دلدل کی حلت وحرمت کا مسئلہ

1. سیہ / دلدل(porcupine) حلال ہے یا حرام ؟ فقہی دلائل درکار ہیں۔
2. سیہ / دلدل کیا قنافذ میں شمار ہوتا ہے کہ نہیں ؟
3. سیہ / دلدل کیا حشرات الارض یا ہوام الارض میں آتا ہے یا نہیں ؟
4. نیز حشرات الارض یا ہوام الارض کی تعریف کیا ہے ؟
5. سیہ / دلدل کیا خبیث جانور ہے یا نہیں ؟ دلائل کیا ہیں ؟ (کیونکہ سیہ تو گھاس خور ہے نا کہ مردار خور)
6. سیہ / دلدل دم سائل(بہنے والا خون) والا جانور ہے یا غیر دم سائل والا جانور ؟ کیونکہ کتب فقہ (بدائع الصنائع اور فتاویٰ قاضیخان وغیرہ)میں قنافذ کو غیر دم سائل جانوروں اور حشرات الارض یا ہوام الارض کی فہرست میں شامل کیا ہے۔

حضرت مفتی محمد فرید زربویؒ نے فتاویٰ فریدیہ (ج 8 ص 306-297)، جبکہ جامعہ عثمانیہ پشاور کے مولانا مفتی نجم الرحمٰن صاحب نے ماہنامہ العصر پشاور (دسمبر 2017ء، ص 20-25) میں سیہ / دلدل کے حلت کا فتویٰ دیا ہے۔

برائے مہربانی آپ صاحبان ان فتاویٰ کے بارے میں اپنے موقف سے آگاہ کردیں۔



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950

الجواب باسم ملہم الصواب

سیہ یا دلدل کو عربی میں قنفذ کہتے ہیں۔ علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حیاۃ الحیوان الکبریٰ میں قنفذ کی دو قسمیں بیان کی ہیں: چھوٹی اور بڑی۔ چھوٹی سیہ کو عربی میں قنفذ ہی کہا جاتا ہے اور پشتو میں شیشکے کہتے ہیں۔ بڑی سیہ کو عربی میں دلدل اور پشتو میں شکوئڑ کہا جاتا ہے۔ عربی میں دونوں کے لیے بھی قنفذ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی، علامہ کاسانی اور علامہ قاضی خان وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم نے قنفذ کو مطلقاً حرام جانوروں میں شمار کیا ہے اور غیر ذی دم سائل حشرات (سانپ، چوہے وغیرہ) میں اس کا ذکر کیا ہے۔ غیر ذی دم سائل ہونے کی صفت صرف چھوٹی قسم میں پائی جاتی ہے۔ سیہ کی بڑی قسم دلدل کا کتبِ فقہ میں حرام جانوروں کی فہرست میں ذکر نہیں ملتا، لیکن اس میں دم سائل ہوتا ہے اور حجم بھی بڑا ہوتا ہے۔ نیز اس کی دیگر صفات بھی حلال جانوروں والی ہیں۔

مزید یہ کہ جدید محققین نے بھی قنفذ اور دلدل کو الگ الگ نوع قرار دیا ہے۔ قنفذ کو ذی ناب اور حشرات الارض میں شمار کرتے ہوئے حرام قرار دیا جاتا ہے اور دلدل کو گھاس کھانے والا حیوان قرار دے کر حلال جانوروں میں شمار کیا ہے۔ قنفذ اور دلدل میں مندرجہ ذیل بنیادی فرق ہیں:

1۔ قنفذ گندگی اور کیڑے مکوڑے کھاتا ہے، جبکہ دلدل گھاس کھاتا ہے۔

2۔ قنفذ حشرات الارض میں سے ہے، جبکہ دلدل ایسا نہیں۔

3۔ قنفذ ذی ناب ہے، جبکہ دلدل ذی ناب نہیں۔

4۔ قنفذ کتے کی طرح پانی پیتا ہے، جبکہ دلدل بکری کی طرح۔

5۔ ان دونوں کے پیداواری علاقے الگ الگ ہیں۔

6۔ ان دونوں کے رہن سہن کا انداز الگ الگ ہے۔



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

لہٰذا اگر دلدل واقعی مذکورہ صفات کا حامل ہے تو آپ کے سوالات کے بالترتیب جوابات درج ذیل ہیں:

1. دلدل کو حلال جانوروں میں شمار کیا جائے گا۔
2. دلدل کا شمار قنافذ میں نہیں ہوتا، بلکہ یہ جانوروں کی ایک الگ نوع ہے۔
3. دلدل حشرات الارض یا ہوام الارض میں سے نہیں ہے۔
4. حشرات الارض زمین پر رینگنے والے جانوروں کو کہا جاتا ہے اور ہوام الارض زہریلے جانوروں کو کہا جاتا ہے۔ ہوام الارض کا اطلاق ایسے جانوروں پر بھی ہوتا ہے جو زہریلے تو نہ ہوں، لیکن نقصان دہ ہوں، مثلاً چیونٹیاں وغیرہ۔
5. دلدل خبائث میں سے نہیں ہے۔ (البتہ اگر کسی علاقے کے سلیم الطبع افراد اس سے گھن محسوس کرتے ہوں تو اہلِ علاقہ کے حق میں اسے خبیث شمار کیا جائے گا، لہٰذا اس علاقے کے لوگوں کو اسے کھانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔)
6. دلدل دم سائل والا جانور ہے۔

قال العلامة الكاسانی رحمه الله تعالی: كذلك ما ليس له دم سائل: مثل الحية والوزغ وسام أبرص وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفأر والقراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها، ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء، إلا في الضب، فإنه حلال عند الشافعي. (بدائع الصنائع: 36/5)

وقال العلامة قاضيخان رحمه الله تعالی: و يحرم كل ذي ناب من السبع، و هو الأسد و الذئب و النمر و الفهد و الثعلب و الضبع و الكلب و السنور الأهلي و الوحشي و السنجاب و الفنك و السمور و الدلف و الدب و القرد (چچڑی) و اليربوع و الضب و ابن عرس و ابن آوی و الفيل و الخنزير و جميع الهوام مما يكون سكناه في الأرض، كالفأرة و الوزغة و سام أبرص و القنفذ و الحية و الضفدع. (فتاوی قاضيخان: 247/3)

وقال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالی: (ولا يحل) (ذو ناب يصيد بنابه) فخرج نحو البعير (أو مخلب يصيد بمخلبه) أي ظفره، فخرج نحو الحمامة (من سبع) بيان لذي ناب.



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
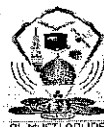
والسبع: كل مختطف منتهب جارح قاتل عادة (أو طير) بيان لذي مخلب (ولا) (الحشرات) هي صغار دواب الأرض واحدها حشرة.

وقال تحتة العلامة ابن عابدين الشامی رحمه الله تعالٰی: قوله: (واحدها حشرة): بالتحريك فيهما: كالفأرة والوزغة وسام أبرص والقنفذ والحية والضفدع والزنبور والبرغوث والقمل والذباب والبعوض والقراد. (ردالمحتار: 304/6)

وقال محمد بن الحسن الشيبانی رحمه الله تعالٰی: قلت: أرأيت اليربوع والقنفذ وأشباه ذلك من هوام الأرض، هل تكره أكله؟ قال: نعم، أكره أكل جميع ما ذكرت، وجميع هوام الأرض. (الأصل للشيبانی: 393/5)

وقال العلامة ابن عابدين الشامی رحمه الله تعالٰی: قوله: (وكذا جميع هوام الأرض) الأولى إبدال جميع بباقي؛ لأن ما قبله من الهوام، وهي جمع هامة: كل حيوان ذي سم، وقد تطلق على مؤذ ليس له سم، كالقملة؛ أما الحشرات: فهي جمع حشرة: وهي صغار دواب الأرض، كما في الديوان، ط عن أبي السعود. (ردالمحتار: 570/2)

وقال العلامة ابن نجيم رحمه الله تعالٰی: روى ابن عمر رضی الله عنه سئل عن القنفذ، فتلا قوله تعالى ﴿قل لا أجد في ما أوحي إلي محرما على طاعم يطعمه﴾ [الأنعام ١٤٥] الآية فقال شيخ عنده سمعت أبا هريرة يقول «ذكر القنفذ عند النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: خبيث من الخبائث». (البحر الرائق: 553/8)

وقال أيضاً: سئل الحسن بن علي عن أكل الحية والقنفذ، أو أكل الدواء الذي فيه الحية إذا أشار الطبيب الحاذق بأنه يدفع العلة هل يحل أكله؟ قال: لا. (البحر الرائق: 210/8)

وقال العلامة ابن الهمام رحمه الله تعالٰی: وعن أبي يوسف في قتل القنفذ روايتان: في رواية جعله نوعا من الفأرة، وفي أخرى جعله، كاليربوع ففيه الجزاء.

(فتح القدير، كتاب الحج: 84/3)

وقال جماعة من المحققين: القنفذ دويبة من الثدييات ذات شوك حاد يلتف، فيصير كالكرة، وبذلك يقي نفسه من خطر الاعتداء عليه. (المعجم الوسيط)

وقال ابن منظور رحمه الله تعالٰی: ابن الأعرابي: من أسماء القنفذ الدلدل والشيهم والأزيب. الصحاح: الدلدل عظيم القنافذ. ابن سيده: الدلدل ضرب من القنافذ له شوك طويل. وقيل: الدلدل شبه القنفذ، وهي دابة تنتفض، فترمي بشوك كالسهام، وفرق ما بينهما كفرق ما بين الفئرة والجرذان، والبقر والجواميس، والعراب والبخاتي. الليث:



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

الدلدل شيء عظيم أعظم من القنفذ ذو شوك طوال...... وقيل: ذكر القنافذ. قال: يحتمل أنها شبهته بالقنفذ؛ لأنه أكثر ما يظهر بالليل، ولأنه يخفي رأسه في جسده ما استطاع. (لسان العرب)

وقال العلامة مرتضى الزبيدي رحمه الله تعالى: الينص، بالفتح، أهمله الجوهري وصاحب اللسان. وقال الليث: هو من أسماء القنفذ الضخم، وقيل: هو مقلوب النيص، بتقديم النون. (تاج العروس:217/18)

وقال أيضاً: (والشيهم) و (الدلدل. و) قال أبو زيد: هو (ذكر القنافذ، أو) هو (ماعظم شوكه من ذكرانها)، ونحو ذلك. (تاج العروس)

وقال العلامة الدميري رحمه الله تعالى: القنفذ: بالذال المعجمة، وبضم الفاء وفتحها البري منه، كنيته أبو سفيان وأبو الشوك، والأنثى أم دلدل، والجمع القنافذ. ويقال لها: العساعس لكثرة ترددها بالليل، ويقال للقنفذ: أنقد، وهو صنفان: قنفذ يكون بأرض مصر قدر الفار، ودلدل يكون بأرض الشام والعراق في قدر الكلب القلطي، والفرق بينهما كالفرق بين الجرذ (جنگلی چوہا) والفأر.

قالوا: إن القنفذ، إذا جاع يصعد الكرم منكسا، فيقطع العناقيد ويرمي بها، ثم ينزل فيأكل منها ما أطاق، فإن كان له فراخ تمرغ في الباقي؛ ليشتبك في شوكه، ويذهب به إلى أولاده، وهو لا يظهر إلا ليلا..... وهو مولع بأكل الأفاعي ولا يتألم لها، وإذا لدغته الحية أكل السعتر البري، فيبرأ وله خمسة أسنان في فيه، والبرية منها تستفد قائمة، وظهر الذكر لاصق ببطن الأنثى. (حياة الحيوان الكبرى:360/2)

وقال أيضاً: الدلدل: عظيم القنافذ..... الفرق بين الدلدل والقنفذ، كالفرق بين البقر والجواميس، والبخاتي والعراب، والجرذ والفأر، وهو كثير ببلاد الشام والعراق، وبلاد المغرب في قدر الثعلب القلطي. (حياة الحيوان الكبرى:470/1)

وقال أيضاً: الشيهم: كالضيغم، ذكرُ القنافذ. (حياة الحيوان الكبرى:78/2)

مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانوی لکھتے ہیں: القنفذ: سیہی، خاردار چوہا۔ الدُّلدُل: کانٹوں والا ایک کاٹنے والا جانور، سیہی جانور کی ایک قسم۔

انسائیکلوپیڈیا بریٹینیکا میں لکھا ہے:

DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950

Hedgehog(قنفذ), (subfamily Erinaceinae), any of 15 Old World species of insectivores possessing several thousand short, smooth spines.

(https://www.britannica.com/animal/hedgehog-mammal)

Porcupine(دلدل), any of 25 species of large, herbivorous, quill-bearing rodents active from early evening to dawn.

(https://www.britannica.com/animal/porcupine)

The hedgehog and the porcupine are two distinct species. The confusion between the two creatures seems to stem from both animals' rather prickly exteriors. However, the animals are not closely related to each other, and differ widely in a number of respects.

1. Appearance: The easiest way to distinguish the two animals is by sight. Hedgehogs are much smaller than porcupines, ranging in length from 5 to 12 inches and weighing between less than 1 and 2.5 pounds. Porcupines are over twice that size, growing 25 to 36 inches long and weighing between 12 to 35 pounds.

2. Habitat: Beyond appearance, another main difference between hedgehogs and porcupines is where, and how, they live. Hedgehogs can be found across Europe, Asia and Africa. They are solitary animals, hibernate in winter, and make their homes in dry spots under hedges or bushes, rocks or buildings. Porcupines reside in North and



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

South America, as well as Africa, Europe and Asia. They inhabit a variety of landscapes, from forests and grasslands to desert.

3. Hedgehog Defense Mechanisms: Although their spiny coverings may be the reason these animals are often thought to be related, both creatures use their coverings in different ways. The hedgehog is covered by short, thick spines which are permanently attached to its skin.

4. Porcupine Defense Mechanisms: Porcupines are more aggressive about using their prickly exteriors for protection. Instead of spines, these animals are covered with long, hollow quills.

(https://animals.mom.com/difference-porcupines-hedgehogs-2388.html)

واللہ سبحانہ وتعالی أعلم

محمد عبداللہ بن عبدالرشید

دارالافتاء، جامعۃ الرشید، کراچی

12/شعبان المعظم/1442ھ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
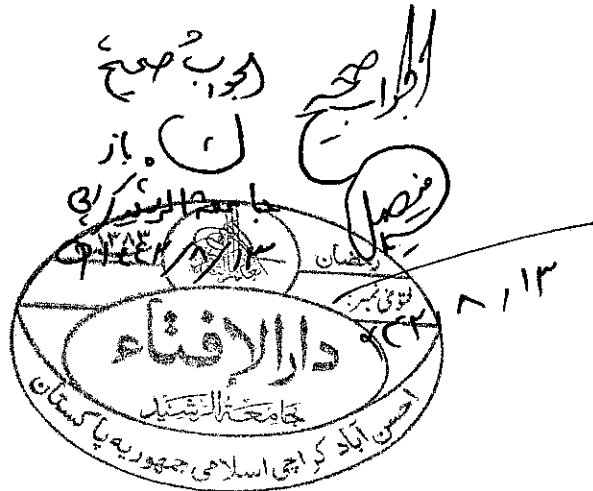
کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ

سیہہ حلال جانور ہے یا حرام؟ ہمارے علاقے کے اکثر علمائے کرام اس کو حرام

کہتے ہیں اگر سیہہ حلال ہے تو مدلل جواب مع حوالہ بیان فرمائیں؟

المستفتی

مفتی عبدالرحمن

الجواب حامداً و مصلیاً

سیہہ (شکونڑ) حلال جانور ہے حدیث شریف میں قُنفذ (جنگلی چوہا) کا

گوشت کھانے سے منع کیا گیا ہے جسکی وجہ سے بعض علماء نے سیہہ کو

بھی حرام کہا ہے حالانکہ سیہہ (شکونڑ) کو قنفذ (جنگلی چوہا) کے حکم

میں داخل کرنا درست نہیں کیونکہ سیہہ اور جنگلی چوہا دو جُدا جُدا جانور

ہیں دونوں کے معنی اور حقیقت میں بڑا واضح فرق ہے

لہذا قُنفذ (جنگلی چوہا) حرام ہے اور سیہہ (شکونڑ) حلال ہے

ورد النهي عن أكل القنفذ في سنن أبي داؤد من

حديث أبي هريرة رضي الله عنه ولا شك أنه حرام فإنه ذو ناب

من هوامّ الأرض على قدر الفأرة، ويقتل الحمامة ويشرب

دمه، فظهر بهذا أن فيه صفات السباع. وهناك حيوان

آخر يقال له: الدلدل، لم يتعرض لذكره فقهاؤنا،

وفي كتب اللغة والمعاجم جعلوه من أقسام القنافذ

فقال في الصحاح ..... الدلدل عظيم القنافذ لكن قال

بعض علماء باكستان وافغانستان الدلدل حيوان آخر

وليس من اقسام القنافذ ولا بأس بأكله ثم ذكر ما بينه

وبين القنفذ عدة فروق بينهما وبعضها كما يلي:

١- القنفذ يأكل الاقذار والحشرات، والدلدل الكلأ والعشب

٢- القنفذ ذوناب قاتل الهوام يشرب دم الطيور الصغيرة

ولا يوجد في الدلدل شيء منها

٣- القنفذ من حشرات الارض ولا كذلك الدلدل.

٤- وزن القنفذ لا يزيد على كيلوغرام واحد والدلدل قد

يكون الى ٣٢ كيلوغرام وكبره بين العشرة الى خمسة

عشر كثير.

٥- القنفذ ذوناب وله خمسة انياب، والدلدل ليس ذوناب،

وله اربع أسنان.

٦- القنفذ يشرب الماء مثل الكلب، والدلدل مثل الشاة

فقد تبين من هذه الفروق ان صفات القنفذ مما يذكره

الفقهاء في حد ما لا يحل اكله وصفات الدلدل فيما يحل

اكله، فهو اشبه بما يحل اكله فلا القول بحرمته كما ترى

كيف وليس هو من حشرات الارض ولا من الهوام ولا ذي ناب.

ولعل الدلدل على قسمين قسم يطلق على عظيم القنفذ،

وقسم غيره يوجد فيه العلامات الماضية من كونه أكل العشب

وغيرها فمن قال بحله اراد القسم الثاني

حاشية على هامش الفتاوى السراجية

لمفتي رضاء الحق مد ظله ص ٣٢٦/٣٢٥

حكم النيص ... قد اختلف العلماء رحمهم الله في
حكمه فمنهم من احله ومنهم من حرمه والصحيح
القولين انه حلال؛ لانه الاصل في الحيوانات
الحل فلا يحرم منها الا ما حرمه الشرع. ولم يرد
في الشرع ما يدل على تحريم هذا الحيوان وهو يتغذى
بالنبات كالارنب والغزال وليس من ذوات
الناب المفترسة فلم يبق وجه لتحريمه

(مجموعة فتاوى ابن باز ج ٢٣/ص ٣٥)

كتبه
عبد الرؤف صديقي
المتخصص جامعة زكريا
كراوغه شريف بنگلور
٢٣ ربيع الثاني ١٤٣٩ھ بمطابق ١١ جنوری ٢٠١٨ء

الجواب صحيح
بنده نور الودود
٢٣ ربيع الثاني ١٤٣٩